﴿فہرست﴾

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ اَجْمَعِیْنَ ط

''تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ تمام مخلوق کو روزی دینے والا ہے۔ لم یزل اور لایزال ہے۔ دونوں جہان میں اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اس کے بعد اُس نبی مرسل کی ثنا جو امت شقی کا پیشوائے شفیع' نبیوں کا شرف' محمد اصفیاء ﷺ ہیں۔''

لیکن اس کے بعد ضعیف ونحیف مصنف تلمیذ الرحمٰن سروری قادری بندہ باہو (رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ) ولد بازید رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ عرف اعوان ساکن قرب و جوار قلعہ شور کوٹ ارشاد فرماتے ہیں کہ اس کتاب کے پڑھنے کی فضیلت اور اس پر عمل کرنے کی بنا پر اس کتاب کا نام ''کلید جنت'' رکھا گیا۔

اگر کسی کا نفس سرکش اور ہوا و ہوس سے بھرا شیطان کے موافق اور خدا کے مخالف ہو اور کسی طرح بھی گناہوں سے باز نہ آتا ہو اور خدا کی

طرف رجوع نہ کرتا ہو اور اس کا دل غفلت کی کثرت کے سبب مردہ ہو کر شیطان کی قید میں آ گیا ہو زندہ نہ ہوتا ہو اور اسم اللہ ذات کی تاثیر اس کے دل کو متاثر نہ کرتی ہو دنیا اور زمانے سے تنگ آ گیا ہو کثیر العیال مفلس ہو مال و دولت کی کمی ہو اور فقر و فاقہ میں زندگی کے دن بسر کر رہا ہو تو اسے چاہئے کہ اس کتاب کا مطالعہ کرے کیونکہ یہ کتاب دین کا خزانہ ہے اس سے ظاہری اور باطنی ہر ایک خزانہ معلوم ہو سکتا ہے خلقت اس کی خادم بن جاتی ہے اور وہ مخدوم بن جاتا ہے اس کے مطالعہ سے ہر قسم کے مطالب حاصل ہو جاتے ہیں اللہ تعالی کے تمام خزانے ہاتھ آتے ہیں اور تصوف کا دقیق علم تحقیق کے طریق سے اس پر منکشف ہوتا ہے۔

جو شخص اس کتاب کا مطالعہ کرے گا اور اس کی تعلیمات پر عمل کرے گا صاحب توفیق عارف باللہ ہو جائے گا اور وہ ہمیشہ مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری سے مشرف ہو گا جملہ انبیاء اولیاء اللہ کی ارواح اس سے ملاقات کریں گی اور ظاہر و باطن کوئی بھی چیز اس سے چھپی نہیں رہے گی۔

یہ طریقہ خاص طریقہ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے اللہ تعالی کے فضل و کرم سے اس کتاب کی ابتداء کرنے والا اور اس پر عمل کرنے والا تحقیقی طریق سے معرفت الہی میں مکمل ہو جاتا ہے۔

ہر عالم فاضل صاحب تفسیر قاری کو اس کتاب سے چار علم معلوم ہوتے ہیں علم کیمیا، علم اکسیر، علم دعوت تکسیر، علم ذکر اللہ روشن ضمیر اور علم استغراق باتاثیر ان سے انسان صاحب نظر ہو جاتا ہے اور نفس پر حاکم ہو جاتا ہے۔

یہ کتاب سچے مریدوں اصلی طالبوں کے سچے عارفوں حق کے

رفیق واصلوں باتوفیق عالموں اور واحدانیت کے دریائے عمیق میں غرق فنافی اللہ فقیروں کے لئے کسوٹی ہے جس نے اس کتاب سے اسم اعظم اور گنج بے رنج حاصل نہ کیا اس کے سوال کا وبال اس کی اپنی گردن پر ہو گا کیونکہ اسے اس کے علم سے تصرف حاصل ہو جاتا ہے کیونکہ یہ کتاب اللہ تعالی کے حکم سے لکھی گئی ہے اور اس کی نظر رحمت کی منظور شدہ ہے اور جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اجازت سے لکھی گئی ہے۔

سالک کے لئے ضروری ہے کہ پہلے کسی ایسے کامل عالم اور صاحب شریعت کا مرید بنے جو قادری سروری طریق سے بخوبی واقف ہو اس کے بعد سلک سلوک میں قدم رکھے کیونکہ ہر ایک طریقہ کی انتہا قادری طریق کی ابتداء کا بھی مقابلہ نہیں کر سکتی خواہ ساری عمر ریاضت میں سر پتھر پر مارتا رہے اس واسطے کہ قادری مرشد ظاہر و باطن کا جامع ہوتا ہے جو ذکر فکر میں مشغول رہتا ہے قادری طریق میں ظاہر و باطن میں معرفت و قرب الہی اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری اور وصال حاصل ہوتا ہے مطلب یہ کہ محبوب ربانی قطب سبحانی عارف باللہ حضرت شاہ محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ تعالی علیہ اپنی کفر و شرک سے پاک زندگی کے دوران اپنے پانچ ہزار طالبوں اور مریدوں کو ہمیشہ ہر روز فیض پہنچایا کرتے تھے ان میں سے تین ہزار کو نور معرفت میں مستغرق کر کے الا اللہ کے مشاہدہ وحدانیت تک پہنچا دیا کرتے تھے۔

اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰهُ

"جب فقر انتہا کو پہنچتا ہے تو وہی اللہ ہوتا ہے"

کے مرتبہ پر پہنچ جایا کرتے تھے اور باقی دو ہزار کو مجلس نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں داخل کیا کرتے تھے قادری طریق میں اس قسم کا

حضوری سلک وسلوک باطنی توجہ سے اسم اللہ ذات اور کلمہ طیبہ کے تصور و تصرف سے سلسلہ بہ سلسلہ تا قیامت جاری رہے گا اور جس طرح سورج کی روشنی سے جہان روشن ہوتا ہے اسی طرح اس طریق کے فیض سے دونوں جہاں روشن رہیں گے۔

ابیات

باھُوؒ این کیمیائے گنج مفلس رانمود
ہر کرا عقل است حاصل کرد زود

حضرت سلطان باھو (رحمتہ اللہ علیہ) نے علم کیمیا کا یہ خزانہ مفلسوں کے لئے کھول دیا ہے اب جس میں عقل ہوگی وہ اسے فوراً حاصل کرے گا۔

باسم اعظم انتہا باھُوؒ بود
ورد باھُوؒ روز و شب یاھُو بود

اسم اعظم سے معیت ذات حق کا انتہائی مرتبہ کھلتا ہے اس لیے باھو ہر وقت ذکر یاھُو میں غرق رہتا ہے۔

کور چشم کی بہ بیند آفتاب
کور را از آفتابش صد حجاب

آنکھ کا اندھا سورج کو کیسے دیکھ سکتا ہے سورج دیکھنے کے لئے اندھے کی راہ میں کئی پردے حائل ہیں۔

جان لے کہ قادری کو صرف قادری طریق سے کشائش ہوتی ہے اگر قادری طریق والا کسی اور طریق کی طرف رجوع کرے اور خلاصی چاہے تو وہ ہمیشہ گمراہ اور بے برکت لوگوں میں شمار ہوگا اور اس کے مراتب سلب ہو جائیں گے لیکن سالک کے لئے وسیلہ مرشد پکڑنا ضروری

ہے اگر طالب اللہ مرشد کے بغیر کوئی عمل کرے گا تو اسے کوئی فائدہ حاصل نہ ہوگا اور اس کا نتیجہ کچھ بھی نہیں نکلے گا ایسا شغل اس کو کسی منزل یا مقام پر نہیں پہنچائے گا۔

ارشاد خداوندی ہے

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ ط

(سورۃ مائدہ:۳۵)

"اے ایمان والو اللہ تعالی سے ڈرو اور اس کی طرف جانے کے لئے وسیلہ تلاش کرو۔"

حدیث شریف میں ہے کہ:

اَلرَّفِیْقُ ثُمَّ الطَّرِیْقُ ط

"پہلے راہنما رفیق راہ تلاش کرو پھر راستہ چلنا شروع کرو۔"

اگر قادری مرشد کامل نہ مل سکے تو لازم ہے کہ ہر روز اس کتاب کا مطالعہ کرے اور نہایت اخلاص سے پڑھے اور اس پر یقین کرے کیونکہ ایسا کرنے سے اسے مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری نصیب ہوگی اسرار الٰہی اس پر منکشف ہوں گے اور زمین و آسمان میں جو کچھ بھی ہے اس سے پوشیدہ نہیں رہے گا اس کتاب کا مطالعہ کرنے سے اور اس پر عمل کرنے والا خدا شناس ہو جائے گا اور خلقت کی رہنمائی کرے گا جو کوئی محتاج ہوگا وہ اس کے مطالعہ کرنے اور بار بار پڑھنے سے لایحتاج ولی اللہ ہو جائے گا اگر کوئی مفلس پڑھتا ہے تو غنی ہو جائے گا اور اگر پریشان پڑھتا ہے تو صاحب جمعیت ہو جائے گا جو شخص اس کتاب کے شروع سے اخیر تک کے مضامین سے واقف ہو جائے اسے کسی ظاہری

مرشد کا مرید ہونے کی ضرورت نہیں رہتی اگر صاحب رجعت پڑھے تو وہ رجعت سے خلاصی پا جائے اگر مردہ دل پڑھے تو وہ زندہ دل ہو جائے اور اگر جاہل پڑھے تو حیّ و قیوم کے کشف احوال کا عالم ہو جائے اور اسے ماضی حال اور مستقبل کی حقیقت معلوم ہو جائے۔

ابیات

اصل یقین است یقین یار کن
محرم اسرار شوی از عُبہ کُن

"اصلی چیز یقین ہے تو یقین کو اپنا یار بنا لے اس طرح
محرمِ اسرار ہو کہ کُنْ سے فَیَکُوْنُ ہو جائے۔"

اصل یقین است یقین مصطفیٰ ﷺ
اصل یقین است یقین مرتضیٰ ؑ

"یقین مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اصل یقین ہے اور
یقین مرتضیٰ اصل یقین ہے۔"

اصل یقین است یقین گر شود
کار تو از ہفت فلک بگذرد

"اصل چیز یقین ہے اور اگر یقین تجھے حاصل ہو جائے تو
تیرا معاملہ ساتوں آسمانوں سے آگے بڑھ جائے گا۔"

مطلب یہ کہ کامل مرشد کو چاہیے کہ طالب اللہ کو اسم اللہ ذات شروع کراتے ہی نور فی اللہ کے مرتبے سے مشرف دیدار کر کے حضوری میں پہنچا دے تاکہ طالب اللہ کو ریاضت خلوت اور چلہ کی ضرورت نہ رہے لایحتاج اہل حضور کو کیا ضرورت ہے کہ ورد وظائف یا دعوت پڑھے انسان اس وقت نفس و شیطان کی قید سے رہا نہیں ہو سکتا اور دنیا سے ان کا دل

سرد نہیں ہو سکتا جب تک کسی مرد کامل کو اپنا مرشد نہ بنائے اور اسم اللہ ذات میں مشغول نہ ہو جائے اور اسم اللہ ذات کے تصور سے طالب اللہ ذکر نور ربوبیت میں غرق ہو جاتا ہے اس نور حضور سے ہر مطلب اسے دکھائی دیتا ہے پردہ لوح محفوظ کا مطالعہ کر سکتا ہے کلمہ طیبہ:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

کے حاضرات تصور سے انسان پر ذکر پاک کھل جاتا ہے اور اس سے طالب اللہ دونوں جہان میں بہرہ ور ہوتا ہے مرشد طالب صادق کے لیے پہلے دن سات چابیوں سے ساتوں تالے کھول دیتا ہے ظاہری باطنی ازلی ابدی دنیاوی اور اخروی تصرف غرق فنا فی اللہ اور توحید معرفت کا تصرف اور تمام اعلیٰ اور ارفع قرب مراتب سے بہرہ ور کر دیتا ہے اس قسم کے رازوں کا خزانہ بلا تکلیف و محنت و مشقت قادری سروری کامل اور مکمل مرشد جو تمام فضائل کا مجموعہ ہو دلا سکتا ہے۔

جان لے کہ اللہ تعالیٰ نے ان فقیروں کو جنہیں اسم اللہ ذات کے حاضرات کا تصور حاصل ہے ایسی قوت عطا فرما رکھی ہے کہ اگر وہ چاہیں تو موکل فرشتے انہیں علم کیمیا سکھا دیں یا سنگ پارس جس کے چھونے سے لوہا بھی سونا ہو جاتا ہے اسم اعظم کی برکت سے غیب الغیب سے لا کر انہیں دے دیتے ہیں لیکن فنا فی اللہ ہمیشہ اللہ کی یاد میں محو رہتے ہیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں رہ کر ان کے دل ایسے غنی ہوتے ہیں کہ دنیاوی اور سماوی مراتب علم کیمیا اور سنگ پارس وغیرہ کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتے خواہ بظاہر وہ فقر و فاقہ کے مارے خون جگر ہی کیوں نہ پیتے ہوں۔

ارشاد خداوندی ہے:

وَاَتْبَعْنٰهُمْ فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا لَعْنَةً

"اور اسی دنیا میں ہم نے ان کو لعنت زدہ کر دیا۔"

کیا تجھے معلوم ہے کہ ایک دفعہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور یاروں (حضرت ابوبکر صدیقؓ حضرت عمر فاروقؓ حضرت عثمان غنیؓ حضرت علی المرتضیٰ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) نے جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ کونسی اچھی چیز ہے جس سے دنیا میں آخرت میں قرب الٰہی حاصل ہوتا ہے اور یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ کونسی گھٹیا چیز ہے جو دنیا و آخرت میں قرب الٰہی سے دور رکھتی ہے اور ذلت کا باعث بنتی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم فقر اور معرفت الٰہی کو دوست رکھو کیونکہ ان دونوں نعمتوں سے دونوں جہان کا فخر حاصل ہوتا ہے دنیا کو حقارت کی نگاہ سے دیکھنا چاہیے کیونکہ یہ شیطانی مال و متاع ہے۔

اے عزیز! انسان کا دل ظاہری اعمال کی وجہ سے پاک نہیں ہوتا اور اس میں سے نفاق دور نہیں ہوتا تاوقتیکہ اسم اللہ ذات کی مشق کی آگ اُسے جلا نہ دے اور دل سے سیاہی اور زنگار دور نہیں ہوتے تاوقتیکہ اسے ذکر خاص سے اخلاص حاصل نہ ہو اور ذکر کے بغیر دل زندہ نہیں ہو سکتا اور نفس ہرگز مر نہیں سکتا خواہ ساری عمر قرآن شریف کی تلاوت کرتے رہیں اور فقہ کے مسائل پڑھتے ہیں اور خواہ زہد و ریاضت کی کثرت سے پیٹھ کبڑی اور بال سی باریک ہو جائے دل ویسا ہی سیاہ رہے گا اسم اللہ ذات کی مشق تصور کے بغیر کچھ فائدہ نہیں خواہ کتنی ہی سخت ریاضت کریں اسم اللہ ذات کی مشق کرنے والے کو بلا مشقت معشوق اور بغیر محنت کے محبوب مل جاتا ہے یہ مراتب نہایت پسندیدہ ہیں۔

انسان خواہ ساری زمین ایک آدھ قدم میں طے کرے اور خواہ وہ ہمیشہ پانچوں وقت کی نماز خانہ کعبہ میں باجماعت ادا کرے اور ہمیشہ جناب خضر علیہ السلام کی صحبت میں رہے اور خواہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر خاتم النبیین صلی اللہ علیہ آلہ وسلم تک اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لے کر روز قیامت تک تمام انبیاء اولیاء اللہ صاحب مراتب مومنوں مسلمانوں کی ارواح سے مصافحہ اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس کا ہم نشین رہے اور ہر ایک روح کا نام جانتا ہو اور اسے پہچانتا ہو اور تمام روئے زمین کے ورد وظائف والے دعوت والے قرآن مجید کو حفظ کرنے والے اور اس کی تلاوت کرنے والے شب و روز اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرے اور سخاوت کرے جس سے اہل اسلام کو فائدہ پہنچے ان تمام مذکورہ بالا باتوں سے یہ بہتر ہے کہ اسم اللہ ذات میں مستغرق ہو مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضوری ہو انسان کو جاننا چاہیے کہ ایک دم بھی یاد الٰہی سے غافل نہ ہو چنانچہ حدیث میں آیا ہے

حدیث

اَلْاَنْفَاسُ مَعْدُوْدَةٌ وَكُلُّ نَفَسٍ يَخْرُجُ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَهُوَ مَيِّتٌ

"سانس گنتی کے ہیں اور جو دم ذکر اللہ کے بغیر جاتا ہے وہ مردہ ہے۔"

قطعہ

ہر کہ دیوانہ شود باذکرِ حق
زیرِ پائش عرش و کرسی ہر طبق

"جو آدمی ذکرِ حق میں غرق ہو کر دیوانہ ہو جاتا ہے عرش و کرسی اور تمام طبقات اُس کے زیرِ قدم ہو جاتے ہیں۔"

ہر کہ غافل می شود ذکر از خدا
نفسِ او فربہ شود کفر از ریا

"جو شخص ذکر خدا سے غافل ہو جاتا ہے اس کا نفس موٹا ہو جاتا ہے اور وہ کفر و ریا میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔"

☆☆☆☆☆

باب دوم وسوم

ذکر کے شروع کرنے کے بارے میں

جان لیا جائے کہ پہلے مرشد کامل پر فرض عین ہے کہ طالب اللہ کو وہ مقام خوف و رجاء اور مقام کشف القبور اور مقام مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری کا مشاہدہ کرائے اس کے بعد اسے علم معرفت کی تلقین کرے چنانچہ پہلے اسے ذکر فکر و مراقبہ اور وظائف میں مشغول نہ کرے بلکہ صرف اسے اسم اللہ ذات کا تصور بتلائے کیونکہ اس تصور اسم اللہ ذات سے باطن آباد ہو جاتا ہے اس مطلب کے لئے مرشد کامل کو چاہیے کہ وہ پہلے اسم اللہ ذات خوش خط لکھ کر طالب کے ہاتھ میں دے اور اسے کہے اے طالب اس اسم اللہ ذات کو دل پر لکھ لے جب اسم اللہ دل پر سکونت وقرار پکڑ جائے تو پھر طالب کو کہے کہ اے طالب اسم اللہ کے حروف سے آفتاب کی روشنی اور نور کی تجلی نکل رہی ہے اور دل کے اردگرد ایک نہایت وسیع ملک ہے جس کا کوئی کنارہ نہیں ہے جو وسعت کے لحاظ سے چودہ طبق سے بھی بڑھ کر ہے بلکہ دونوں جہان اس میدان میں ایک کالے دانے کی مانند سما جاتے ہیں اس میدان میں طالب مولی کو ایک روضہ کا گنبد دکھائی دیتا ہے اور اس روضہ کے دروازے پر کلمہ طیبہ:

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

کا قفل لگا ہے جس کی چابی اسم اللہ ذات ہے جونہی طالب اسم اللہ ذات پڑھتا ہے تو وہ تالا کھل جاتا ہے اور طالب روضہ کے اندر چلا جاتا ہے وہاں مجلس نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری سے مشرف ہوتا ہے اور ہم صحبت ہوتا ہے یہ قرب حبیب اس کو اللہ تبارک تعالی کے حکم سے مرشد کامل صادق صدیق کی توفیق سے نصیب ہوتا ہے اور کامل مرشد بھی ساتھ ہی ہوتا ہے۔

اور اگر کسی کے دل میں شیطانی وسوسوں اور نفسانی توہمات کے سبب ہزاروں زنار ہوں جن کی تعداد ساٹھ ہزار ہے اور جو یہود و نصاری کے رشتہ زنار سے کہیں زیادہ سخت ہیں اور ان کے سبب سے دل سیاہ اور مردہ و افسردہ ہو تو مرشد کامل کو چاہیے کہ وہ اسے اسم اللہ ذات کا تصور سکھائے اور اسم اللہ ذات اور کلمہ طیبہ کے حروف طالب کے دل کے گرد لکھے ان حروف کے لکھنے سے سر سے پاؤں تک معرفت دیدار پروردگار کے قرب کی وجہ سے انوار توحید کی ایسی آگ بھڑکتی ہے کہ وہ زنار بدجل کر خاک کا ڈھیر ہو جاتے ہیں اس کے بعد طالب اللہ صاف دل پاک باطن اور صادق یقین مسلم ہو جاتا ہے توحید و دیدار الہی میں غرق ہو جاتا ہے اور کفر و شرک سے بیزار ہو جاتا ہے۔

جان من ستو مرشدوں اور طالبوں کو یہ ایک نقطہ ہی کافی ہے کہ تیرے بائیں پہلو میں نفس کا مقام ہے اور دائیں پہلو میں شیطان کا مقام ہے پس ان دونوں دشمنوں سے ہر وقت لڑائی جاری ہے پس جس کے دونوں پہلوؤں میں اس قسم کے دشمن تیر کے زخم یا کانٹے کے درد کی طرح موجود ہوں اسے نیند اور چین کہاں عقلمند آدمی ہر گھڑی خبردار رہتا ہے ہمیشہ یاد رکھ کہ موت کا کوئی اعتبار نہیں پس طالب کو چاہیے کہ وہ اسم اللہ ذات

کے تصور میں مشغول رہے اسم اللہ ذات کے حروف کے درمیان ایسی تجلی ہوتی ہے کہ ان میں غرق ہو کر طالب اللہ تعالی کے دیدار سے مشرف ہو جاتا ہے اس وقت نہ اسے بہشت یاد رہتی ہے اور نہ دوزخ اور نہ دن اور نہ رات حدیث میں آتا ہے۔

اَلْاِیْمَانُ بَیْنَ الْخَوْفِ وَالرَّجَآءِ

"ایمان کا مقام خوف و امید کے درمیان ہے۔"

جب فقیر اسم اللہ ذات کی مشق میں مشغول ہوتا ہے تو اس کے بدن کا ہر ایک بال زبان بن کر جوش میں آ کر اللہ اللہ کا نام پکارنے لگتا ہے اور اس کا دل ہو ہو کا ورد کرنے لگتا ہے اور روح ہو الحق ہو الحق کا ورد کرنے لگتی ہے اور نفس یہ ورد کرتا ہے

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ

(سورۃ الاعراف: ۲۳)

"اے ہمارے پروردگار ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو ہماری بخشش نہ کرے اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔"

اسم اللہ ذات کی مشق وجودیہ سے نفس کو معشوقی اور محبوبی کے مراتب نصیب ہوتے ہیں آدمی کے وجود میں دو سانس ہیں ایک سانس جو اندر جاتا ہے اور دوسرا سانس جو باہر آتا ہے جو فرشتہ اندر جانے والے سانس پر متوکل ہے وہ اللہ تعالی کے حضور میں عرض کرتا ہے کہ اے مالک اس سانس کو اندر ہی قبض کر لوں یا دوسرا فرشتہ جو باہر جانے والے سانس پر متوکل ہے وہ بھی بارگاہ الہی میں عرض کرتا ہے کہ اس سانس کو باہر ہی

قبض کر لوں یا پھر اندر جانے دوں پس ہر دم بارگاہ الٰہی میں گزارش کی جاتی ہے ایسے میں جو دم تصور اسم اللہ ذات کے ساتھ باہر آتا ہے وہ ایک خاص نوری صورت میں ڈھل جاتا ہے اور بارگاہ الٰہی میں نایاب موتی بن کر پہنچتا ہے دونوں جہان اور بہشت اور دنیا کے تمام مال و اسباب کو بھی جمع کر لیا جائے تب بھی اس کی برابری نہیں کر سکتے یہ ایک بے بہا موتی ہے اسی واسطے فقیروں کو اللہ تعالیٰ کے خزانوں کا خزانچی کہتے ہیں اللہ بس باقی ہوس۔

طالب کے لیے لازم ہے کہ پہلے کامل وضو کرے اور پاک لباس پہنے خالی جگہ تلاش کرے روبہ قبلہ ہو کر مربع بیٹھے اور ذکر الٰہی میں مشغول ہونا چاہے تو دونوں آنکھیں بند کر کے مراقبہ کرے اور اسم اللہ ذات کا تفکر کرے لیکن شروع کرتے وقت طالب مولیٰ کو چاہیے کہ وہ ظاہری اور باطنی شیطانوں کے راستے بند کرے اور خطرات نفسانی کو اپنے سے جدا کر دے پھر طالب اللہ کو چاہیے کہ تین مرتبہ آیت الکرسیٰ پڑھے، پھر تین مرتبہ درود شریف، تین مرتبہ بسم اللہ شریف، تین مرتبہ:

سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ الرَّحِيْمِ

تین تین مرتبہ چاروں قل شریف، تین مرتبہ سورۃ فاتحہ، تین مرتبہ:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

تین مرتبہ:

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ تَعَالٰى رَبِّىْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ

اِلَيْهِ

تین مرتبہ کلمہ شہادت اور تین مرتبہ کلمہ طیب:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

پڑھ کر خود پر دم کرے اور پھر اسم اللہ ذات (اَللّٰہُ) کا تصور شروع کرے اور تفکر سے دل پر اسم اللہ ذات لکھے کہ اسم اللہ ذات کی تاثیر سے دل صفائی پکڑتا ہے اور خناس و خرطوم مر جاتے ہیں۔ اس کے بعد آنکھ میں تصور کرے اور مراقبہ کی نظر سے پرواز کرے اور دل کے گرد وسیع میدان میں داخل ہو کر مجلسِ محمدی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں پہنچ جائے اور وہاں:

لَاحَوْلَ، سُبْحَانَ اللّٰهِ

اور درود شریف پڑھے تاکہ مجلسِ محمدی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے اُسے حکم ہو کہ:

"اے صاحب تصور! بے شک یہ خاص مجلسِ محمدی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہے، شیطان کو یہ قدرت حاصل نہیں کہ وہ اس مقام پر پہنچ سکے۔"

اس کے بعد طالب اللہ حق و باطل میں واضح تحقیق کرے اور اس کے لئے وہ دل کے گرد چار میدانوں کا مشاہدہ کرے یعنی میدانِ ازل کا مشاہدہ، میدانِ ابد کا مشاہدہ، میدانِ طبقات یعنی عرش سے تحت الثریٰ تک کا مشاہدہ اور میدانِ عقبیٰ کا مشاہدہ کرے اور پھر دل میں قلب، قلب میں روح، روح میں سِرّ اور سِرّ میں اسرار معرفت قرب اللہ نور حضور و دیدار پروردگار کا مشاہدہ کرے۔

مرشد کامل صاحب ذوق طالب اللہ کو شروع ہی میں مشاہدہ دل

کے مرتبے پر پہنچا دیتا ہے اور مرشدِ ناقص اُسے رات دن چلّہ و ریاضت میں مشغول رکھتا ہے۔ یہ مرشدِ کامل ہی کی شان ہے کہ وہ تصورِ اسم اللہ ذات سے میدانِ دل کھول کر طالب اللہ کو دکھا دیتا ہے۔ ایسی فتوحات کی چابی کلمہ طیب:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

ہے۔ اس کے بعد طالب اللہ اسم "اَللّٰهُ" اور اسم "مُحَمَّدٌ" (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو اپنے تصور میں لائے اور اِن دونوں اسمائے پاک پر نظر جمائے۔ اِس کے بعد دریائے توحید میں غوطہ لگائے اور غلباتِ ذکر اللہ میں غرق ہو کر اس آیت کریمہ کے مطابق خود سے بے خود ہو جائے کہ:

"اور اپنے رب کا ذکر کر اِس شان سے کہ تجھے اپنی بھی خبر نہ رہے۔"

دونوں اسمائے مبارک یہ ہیں۔

اَللّٰهُ مُحَمَّدٌ

جان لے کہ اساسِ معرفت، معراج محبت روحانی ملاقات، قرب اللہ حضوری، مشاہدۂ اسرار ربانی، مرتبہ فقر فنا فی اللہ بقا باللہ، توحید سبحانی کی ابتداء اور انتہا تصور تفکر تصرف توجہ توکل گوناگوں ذکر حضور علم کلمات ربانی الہام مذکور اور تصور کی بنیاد سب کچھ اسم اللہ ذات کی مشق کرنے والے کو اسم اللہ ذات کی مشق کی تاثیر سے حاصل ہو جاتا ہے جب تفکر کی انگلی سے دل پر اسم اللہ ذات لکھتا ہے تو اسم اللہ ذات سے حسب ذیل علوم اس پر

منکشف ہوتے ہیں۔

عَلَّمَ آدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ط

(سورۃ بقرہ:۳۱)

"اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو سب چیزوں کے نام سکھلائے۔"

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۝ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ۝

(سورۃ العلق:۱۔۵)

"اے نبی محترم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے رب کے نام کے ساتھ پڑھیں جس نے پیدا کیا ہے۔ انسان کو جمے ہوئے خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا ہے۔ آپ پڑھیں کہ آپ کا رب ہی بڑا کریم ہے جس نے قلم سے علم سکھایا۔ جسے وہ نہ جانتا تھا۔"

اَلرَّحْمٰنُ ۝ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۝ عَلَّمَهُ الْبَیَانَ ۝

(سورۃ رحمٰن:۱۔۴)

"رحمٰن نے (اپنے محبوب کو) قرآن کا علم عطا فرمایا اسی نے انسان کو پیدا کیا اسی نے اسے بات کرنا سکھایا۔"

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِیْٓ اٰدَمَ

(سورۃ بنی اسرائیل:۷۰)

"بے شک ہم نے نسل آدم کو مکرم کر دیا ہے۔"

إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً ط

(سورۃ بقرہ: ۳۰)

"بے شک میں زمین میں اپنا خلیفہ بنانے والا ہوں۔"

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا ط

(سورۃ مزمل: ۸)

"اور اپنے رب کے نام کا ذکر کرو اور سب سے جدا ہو کر اسی کی عبادت میں محو رہیں۔"

وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّىٰ ط

(سورۃ الاعلیٰ: ۱۵)

"اور اپنے رب کے نام کا ذکر کریں اور نماز پڑھتے رہیں۔"

علم دو قسم کے ہوتے ہیں ایک علم معاملہ اور دوسرا علم مکاشفہ جب علم مکاشفہ یعنی معرفت الٰہی حاصل ہو جاتی ہے تو علم معاملہ خود بخود علم مکاشفہ میں آ جاتا ہے اس واسطے کہ کتابوں کی مشقت عیاں ہو جاتی ہے اور مشق تصور اسم اللہ ذات سے ظاہری اور باطنی علم اور کلمات حق منکشف ہو جاتے ہیں۔

ارشاد خداوندی ہے۔

قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَنْ تَنْفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا ط

(سورۃ الکھف: ۱۰۹)

"اے پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کہہ دے کہ اگر سمندر میرے رب کے تعریفی کلمات لکھنے کے لئے روشنائی بن جائے تو وہ سمندر ختم ہو جائے گا مگر میرے رب کی تعریفی کلمات مکمل نہ ہوں گے اور اتنی روشنائی اور لے آئیں تو پھر بھی اور کی ضرورت ہو گی۔"

اسم ذات کے تصور کی مشق سے نفس کی پاکیزگی دل کی صفائی روح کی روشنی اور سر کی تجلیات نصیب ہوتی ہیں جو شخص ان مرتب پر پہنچ جاتا ہے بدن قلب کا لباس پہنتا ہے اور قلب روح کا لباس پہنتا ہے اور روح سر کا لباس پہنتی ہے جب یہ تمام ایک ہو جاتے ہیں تو اس کے وجود سے وہم اور خوف اُٹھ جاتے ہیں۔ اُس کے ظاہری حواس خمسہ بند ہو جاتے ہیں اس کے بعد اُسے:

وَنَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُّوحِي

(سورۃ الحجر: ۲۹)

"اور اپنی طرف سے اس میں خاص روح پھونک دی۔"

کا علم ہوتا ہے۔

جب روح اعظم حضرت آدم علیہ السلام کے وجود اعظم میں داخل ہوئی تو روح نے بدن میں داخل ہوتے ہی سب سے پہلے یا اللہ کہا اس یا اللہ کہنے سے اللہ اور بندے میں کوئی پردہ نہ رہا اس کے بغیر بندہ قیامت تک بھی اسم اللہ ذات کی کنہ سے واقف نہ ہو سکے گا۔

بیت

ہر چہ خوانی از اسم اللہ بخوان

اسم اللہ باتو ماند جاودان

"تجھے جو کچھ بھی چاہیے اسم اللہ ذات سے حاصل کر لے
یہ اسم اللہ ذات ہی ہے جس نے آخر تک تیرا ساتھ نبھانا ہے۔"

جو فقیر ظاہری علوم سے دوستی نہیں رکھتا باطن میں اسے مجلس نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں جگہ حاصل نہیں ہو سکتی وہ فقر سے خارج ہے جو ظاہری عالم باطن میں فقیر کامل سے معرفت الٰہی اور ذکر الٰہی کی طلب نہیں کرتا وہ آخرکار معرفت الٰہی سے محروم رہتا ہے اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ کی طلب کے سوا دنیا کی محبت دل سے جا نہیں سکتی۔

بیت

از دل بدر کن پیشہ خطرات را
تا بیابی وحدت حق ذات را

"اپنے دل کو نجاست خطرات سے پاک کر لے تاکہ تجھے
وحدت حق نصیب ہو۔"

حدیث

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَلَا یَنْظُرُ اِلٰی اَعْمَالِکُمْ بَلْ یَنْظُرُ فِیْ قُلُوْبِکُمْ وَنِیَّاتِکُمْ

(مشکوٰۃ، فتاویٰ عزیزی)

"بے شک اللہ تعالیٰ نہ تو تمہاری صورتوں کی طرف دیکھتا ہے نہ تمہارے اعمال کی طرف بلکہ وہ تمہارے دلوں اور تمہاری نیتوں کو دیکھتا ہے۔"

تصور اسم اللہ ذات کی مشق سے دل اس طرح زندہ ہو جاتا ہے جس طرح مرجھائی گھاس رحمت کی بارش کے قطروں سے یا جس طرح سوکھی گھاس سے سبز گھاس زمین سے اگ آتی ہے اسم اللہ ذات کے تصور کی کثرت سے انسان کے بدن کے تمام بال زبان بن کر یا اللہ یا اللہ پکارنے لگتے ہیں اسم اللہ ذات کا تصور کرنے والا وہ تمام عمر شیطان اور جن سے محفوظ رہتا ہے تصور اسم اللہ ذات کی مشق کرنے والے کے لیے قبر خلوت خانہ اور خوابگاہ ہو جاتی ہے جس میں وہ دلہن کی طرح آرام سے سوتا ہے اسم اللہ ذات کی مشق کرنے والے کو دیکھتے ہی منکر نکیر آداب بجا لاتے ہیں حیران اور خاموش رہ کر کہتے ہیں کہ آفرین ہے تم پر یہاں تمہارا آنا مبارک ہو۔

اسم اللہ ذات کے تصور کا یہ سلک سلوک کا خاص طریقہ فقر کی راہ ہے اس کی مشق کرنے والا ہمیشہ اولیاء اللہ اور انبیاء کی مجالس میں ان کی روحوں سے ملاقات کرتا ہے بعض کا اسے علم ہو جاتا ہے اور بعض کا نہیں جنہیں وہ جانتا ہے وہ ولی اللہ ہیں جلالیت سے وجد میں آ کر جوش و شوریدہ حال رہتے ہیں ذکر سے جنہیں وہ نہیں جانتا وہ اللہ تعالیٰ کی قبا تلے پوشیدہ ہیں۔ جن کے متعلق ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

اِنَّ اَوْلِیَآئِیْ تَحْتَ قَبَآئِیْ لَا یَعْرِفُھُمْ غَیْرِیْ

"بے شک میرے وہ دوست بھی ہیں جو میری قبا میں چھپے رہتے ہیں انہیں میرے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا۔"

تصور اسم ذات کی مشق کرنے والے سے دوزخ کی آگ ستر سال کی راہ کے برابر دور بھاگتی ہے اور ستر سال ہی کی راہ کے برابر بہشت اس کے استقبال کے لئے آتی ہے۔

اور مشق تصور اسم اللہ ذات کی چھ قسمیں ہیں اسم اللہ، اسم للہ، اسم لہٗ، اسم ہو، اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کلمہ طیبہ:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

کا تصور۔

جب طالب اللہ تعالیٰ اور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہر ایک نام اور کلمہ طیبہ میں محو ہو جاتا ہے تو اس کے تمام گناہ اسم اللہ ذات کے نور کے لباس کے نیچے چھپ جاتے ہیں۔

اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰهُ

(انفاس العارفین از شاہ ولی اللہ)

”فقر کا آخری مقام وصل باللہ ہے۔“

جسے عارف باللہ کا مرتبہ کہا جاتا ہے۔

مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا

”مرنے سے پہلے مر جاؤ۔“

کا مطلب یہ ہے کہ موت کے بعد جو مراتب اسے حاصل ہوتا ہیں وہ زندگی ہی میں دیکھ لے موت کے بعد کے کیا مراتب ہیں یعنی جانکنی کے وقت بے حساب و کتاب ثواب و عذاب پل صراط سے گزر کر بہشت میں آنا سرکار دو عالم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک سے حوض کوثر میں سے شراب طہورا کا جام پینا رب العالمین کے حضور میں پانچ سو سال تک رکوع میں پانچ سو سال تک سجدے میں رہنا اور پھر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت میں صف میں کھڑے ہو کر کلمہ طیبہ:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

کا ذکر کرنا اور اللہ تعالیٰ کے دیدار سے مشرف اور معزز ہونا ظاہری آنکھ سے نہیں بلکہ دل کی آنکھ سے ہمیشہ دیدار راز حق میں محو رہنا یہ مراتب اس شخص کے ہیں جسے:

اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰهُ ○ مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا

کا درجہ حاصل ہو نیز ”وہ مرنے سے پہلے مرگیا ہو“ یہ سب کچھ مرشد کامل اسم اللہ ذات اور کلمہ طیبہ:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

کے حاضرات و تصور سے کھول دیتا ہے اور دکھلا دیتا ہے سروری قادری جامع مرشد ایسا ہی ہونا چاہیے۔

اے عزیز! یعنی انسان اس وقت تک ذاکر نہیں کہلا سکتا جب تک وہ ذکر کی چابی ہاتھ میں نہ پکڑ لے اور ذکر کی چابی اسم اللہ ذات کا تصور ہے اس چابی سے اس قدر ذکر کھلتا ہے جس کا شمار ہی نہیں ہو سکتا چنانچہ وجود کا ہی ایک بال علیحدہ علیحدہ ذکر اللہ کرتا ہے کہ سر سے قدم تک اس کا گوشت پوست رگ مغز اور ہڈیاں سب کچھ اللہ ہو اللہ ہو کہنے لگتا ہے یہ مراتب اس شخص کے ہیں جسے اسم اللہ ذات کا تصور حاصل ہے کہ اس کے مغز اور پوست میں اسم اللہ ذات سرایت کیے ہوئے ہوتا ہے۔

حسب ذیل چار نشانیوں کے بغیر طالب اللہ ذاکر نہیں کہلا سکتا۔

اول۔ یہ کہ ذاکر فنا فی اللہ کے مشاہدہ میں غرق ہو۔

دوم۔ مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دائمی حضوری اسے حاصل ہو۔

سوم۔ ماسوائے اللہ سے بالکل قطع تعلق کیے ہوئے ہو۔

چہارم۔ بقا باللہ کے مرتبے پر پہنچ گیا ہو۔

یہ چاروں مراتب حسب ذیل چار ذکروں سے تعلق رکھتے ہیں۔

اول۔ ذکر خفیہ عین العیانی اس ذکر سے نفس فنا ہوتا ہے۔

دوم۔ ذکر سلطانی اس سے روح کو فرحت ہوتی ہے۔

سوم۔ ذکر قربانی اس سے قلب کو زندگی ملتی ہے۔

چہارم۔ ذکر مجموع العلم ذکر حیؔ و قیوم کہ جس سے سراسر سبحانی منکشف ہوتے ہیں ربوبیت میں رحمانی کا مشاہدہ ہوتا ہے اس کا حساب کب لکھا جا سکتا ہے؟

جو شخص کہ ذکر کے سبب دیوانہ اور خود سے بے خود ہو جائے اس کے بدن کو چھوؤ اگر اس کا بدن آگ سے زیادہ گرم معلوم ہو تو سمجھو کہ وہ معرفت اِلَّا اللہ کے مشاہدہ میں غرق ہے اگر اس کا جود پانی سے زیادہ سرد ہو اور ایسا لگے جیسا کہ مردوں کا تو سمجھ لو کہ انبیاء اور اولیاء اللہ کی مجلس سے مشرف ہے پس یہ مراتب توحید کے ہیں جس شخص کا وجود نہ گرم ہے نہ سرد اور آہ وفغاں کرتا اور روتا ہے تو سمجھ لو کہ وہ اہل تقلید میں سے ہے۔

جان لیا جائے کہ جب قلب جنبش میں آتا ہے تو صاحب قلب اسم اللہ کے تصور سے قلب کے سر پر اسم اللہ ذات کا نقش اچھی طرح دیکھتا ہے جس کے ہر حرف سے آفتاب کی طرح نور شعلہ زن ہوتا ہے اس نور میں دل گھرا ہوتا ہے اس دل کے گرداگرد سراپا نور ذات کی تجلیات ہوتی ہیں اس وقت زبان:

"یَا اَللّٰہُ، یَا اَللّٰہُ، یَا اَللّٰہُ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ

رَّسُوْلُ اللّٰہِ"

پکارنے لگتی ہے جب سالک اسم اللہ ذات کا تصور کرتا ہے تو اس کے وجود کے تمام اعضا میں توحید بھر جاتی ہے پھر وہ زندگی اور موت میں توحید سے باہر نکل نہیں سکتا ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں اس سے ہم کلام رہتا ہے اور ہمیشہ مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف رہتا ہے دیکھتا ہے اس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں رہتی یہی وجہ ہے کہ جب سالک اسم اللہ ذات کا تصور کرتا ہے تو اس کو حسن اور راگ رنگ وغیرہ کچھ بھی اچھا نہیں لگتا خواہ حسن یوسف علیہ السلام کی طرح ہی کیوں نہ ہو اور لحن حضرت داؤد علیہ السلام کی طرح کیوں نہ ہو وہ تو اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ کی آواز اور شوق وحدت حسن دیدار اور تجلی انوار الٰہی پر فریفتہ ہوتا ہے۔

جب سالک لہٗ کا تصور کرتا ہے تو چونکہ یہ اسم حضور جہاں بھر کے لئے مشکل کشا ہوتا ہے اس لیے پڑھنے والے کو معرفت توحید میں لے جاتا ہے اور ہمیشہ کے لئے اللہ تعالیٰ کا منظور نظر بنا دیتا ہے اور وہ دونوں جہاں سے ہاتھ اٹھا لیتا ہے نفس اور شیطان کو قتل کر ڈالتا ہے اس وقت نفس قلب کا لباس پہن لیتا ہے اور قلب روح کا اور روح سر کا لباس پہن لیتا ہے یہ چاروں محو ہو جاتے ہیں تب اسے فنا فی اللہ کا مرتبہ حاصل ہو جاتا ہے یہ ہے لہٗ جو شخص اسم ہو کا تصور کرتا ہے تو علم دعوت شروع ہی میں اس کو حضوری میں پہنچا دیتا ہے تلاوت قرآن میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ قرآنی آیات پڑھنے کا یہی مطلب ہے عامل دعوت کے یہ مراتب ہوتے ہیں وہ حافظ ربانی ہوتا ہے اس کا دل زندہ اور نفس مردہ ہوتا ہے اور اس کی روح کو راحت اور اطمینان حاصل ہوتا ہے جو شخص اس طریق

سے دعوت پڑھتا ہے وہ قبور کا عامل اور حضور میں کامل ہوتا ہے اسی کا نام
ہو ہے۔

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میم سے معرفت
الٰہی کا مشاہدہ ہوتا ہے اور حرف ح سے مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
حضوری نصیب ہوتی ہے اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے دوسرے حرف میم سے دونوں جہان کا نظارہ دکھائی دیتا ہے اور حضرت
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حرف دال سے شروع ہی میں جملہ
مقصود حاصل ہو جاتے ہیں چاروں حرف کافروں اور یہودیوں کے قتل کے
لئے ننگی تلوار ہیں جو شخص اسم فقر کا تصور کرتا ہے وہ لایحتاج ہو جاتا ہے اور
اسے دنیا اور آخرت کے تمام خزانوں کا تصرف حاصل ہو جاتا ہے جس چیز
کو ہونے کے لئے کہتا ہے اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہو جاتی ہے اور جب وہ
اسم فقر کا تصور کرتا ہے اسے سلطان الفقر کہتے ہیں اس سے جز وکل کی
جمعیت نصیب ہوتی ہے۔

یہ اسم فقر کا دائرہ............

جو شخص حضور اللہ کے قرب سے اس طرح کی توجہ جانتا ہے اس

کی توجہ روز قیامت تک باز نہیں رہتی۔

دماغ کا دائرہ یہ ہے۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

اللہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

جان لیا جائے کہ اسم اللہ ذات اسم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم اور کلمہ طیب کے تصور کی بنیاد سے صاحب تصور کے لئے دو علم واضح
اور روشن ہو جاتے ہیں علم ظاہری یعنی عبادات و معاملات اور علم باطن یعنی
معرفت توحید نور ذات کے مشاہدات کیونکہ دو ہی علم ہیں ایک علم معاملہ
دوسرا علم مکاشفہ اس تینوں مذکور کے تصور کا نقش یہ ہے۔

نقش اگلے صفحہ پر ملاحظہ کیجئے۔

لَا تَقُمْ فِیْ حِرْصِ لَذَّاتِ الْجَسَدِ
اِنَّ فِیْ جِیْدِھَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ

”تمام جسمانی لذتوں کے لالچ کو پانے کے لیے تیار نہ رہو کیونکہ ایسے کے گلے میں مونج کی رسی ہوا کرتی ہے۔“

اَیُّھَا الْمَذْکُوْرُ فِیْ قَیْدِ الذُّنُوْبِ
اَیُّھَا الْمَحْرُوْمُ مِنْ سِرِّ الْغُیُوْبِ

”اے گناہوں کی قید میں مبتلا اور اے غیب کے بھیدوں سے محروم۔“

قُمْ تَوَجَّهْ شَطْرَ اِقْلِیْمِ النَّعِیْمِ
وَاذْکُرِ الْاَوْطَانَ وَالْعَهْدَ الْقَدِیْمِ

”اٹھ کر بہشتی نعمتوں کی طرف متوجہ ہو اور قدیمی اقراء اور اصلی وطن کو یاد کر۔“

اسم اللہ اسم اعظم ہے اور اسم للہ اسم معظم ہے اسم لہ اسم مکرم ہے اسم ہو اسم عظمت ہے ان سے نور اللہ تعالیٰ کی حضوری نصیب ہوتی ہے ان سے پہلے ہی دن حضور پر نور خاتم النبیین کا مرتبہ حاصل ہوتا ہے جس میں نہ رجعت ہے اور نہ غم وہ تمام اسماء اس دائرہ نقش میں لکھے گئے ہیں۔
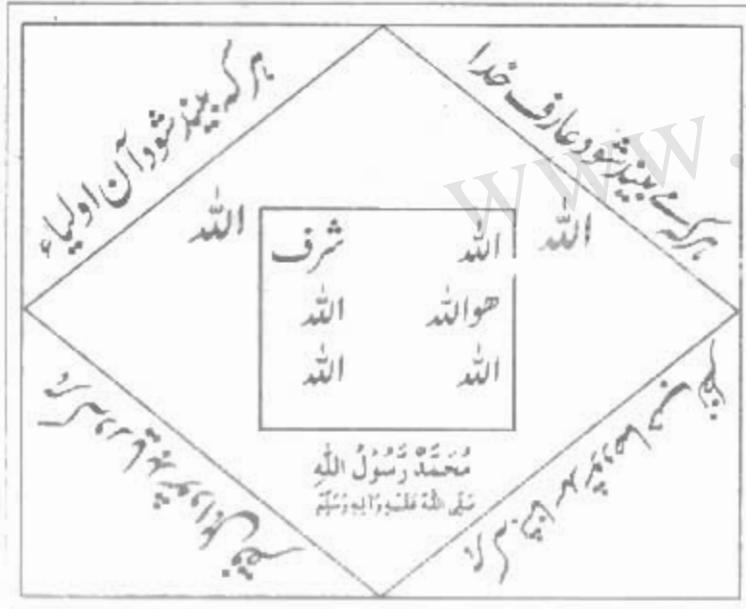
ایسا شخص اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور سے انس و الفت اور محبت نہیں کرتا اس کا دل ذکر تصدیق سے اس طرح زندہ ہو جاتا ہے کہ نہ زندگی میں مرتا ہے اور نہ موت میں اور روح کے ذاکر کو انبیاء علیہم السلام اور

اولیائے کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہ اجمعین کی دائمی مجلس حاصل ہوتی ہے ایسے ذاکر روح کو نفسانی مجلس پسند نہیں آتی اور سراسرار کے ذکر پر ظاہر و باطن میں تجلیات مشاہدہ باران رحمت کے مجموعی قطرات کی طرح برستی ہیں اور جب چاروں سارے ذکر یکبارگی کھل جاتے ہیں تو عارب باللہ اور خاکسار فقیر ہو جاتا ہے۔

جان لیا جائے کہ جب اسم اللہ ذات کے تصور والا اسم اللہ ذات کے تصور میں مستغرق ہوتا ہے جن میں سے ہر حرف ساتوں طبق زمین اور آسمانوں عرش و کرسی اور لوح وقلم سے زیادہ وسیع ہے بلکہ دونوں جہان سے زیادہ وسیع ہے تو جو شخص اس وسیع حرف اسم اللہ میں داخل ہوتا ہے اس پر معرفت مطلق توحید فنا فی اللہ بقا باللہ تجرید اور تفرید کے مقامات منکشف ہو جاتے ہیں جو شخص اسم اللہ ذات کے ہر حرف سے واقف ہو جاتا ہے تو اس کی ذات مطلق ذات میں مل جاتی ہے جو شخص اسم اللہ ذات کے ہر حرف کی معرفت میں محو ہو جاتا ہے وہ پاک ہو جاتا ہے اسے قیامت کے روز حساب کا کھٹکا نہیں رہتا۔

ارشاد خداوندی ہے۔

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ

(سورۃ یونس: ٦١)

"بے شک اللہ کے اولیاء پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ وہ غم زدہ ہوں گے۔"

جو شخص اسم اللہ ذات کی معرفت کا محرم ہو جاتا ہے اس پر دنیا و آخرت کی ہر چیز منکشف ہو جاتی ہے گو خلقت اسے حقیر اور برا خیال کرتی

ہے لیکن وہ حقیقت میں ہوشیار ہوتا ہے اور اسے پروردگار کی معرفت حاصل ہوتی ہے اور تمام اولیاء اللہ اہل بہشت اور انبیاء کرام کی روحیں اس کی مشتاق ہوتی ہیں ایسے عارف کو عارف باللہ بھی کہتے ہیں۔

پس معلوم ہوا کہ عارف باللہ اٹھتے بیٹھتے جو کام بھی کرتا ہے اللہ تعالیٰ کے حکم اور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اجازت سے کرتا ہے اس کے دینی اور دنیاوی کام حکمت سے خالی نہیں ہوتے جیسا کہ فرمایا گیا ہے کہ حکیم کا کوئی کام بھی حکمت سے خالی نہیں ہوتا اس کی ہر حالت ہر بات ہر عمل اور ہر فعل معرفت الٰہی سے لبریز ہوتا ہے کیونکہ ان کا وصل اسم اللہ ذات کے تصور پر ہے ایسے لوگوں کا ہر فعل اصل مطلق کا وصال ہے اگرچہ ان کا فعل خلقت کے نزدیک گناہ ہی کیوں نہ ہو لیکن خالق کے نزدیک وہ باعث ثواب اور درست ہوتا ہے جیسا کہ قرآن شریف میں بیان ہوا ہے کہ اگرچہ انہوں نے ایک دوسرے کے خلاف کام کیا یعنی حضرت خضر علیہ السلام کا کشتی توڑنا گری ہوئی دیوار تعمیر کرنا اور بچہ قتل کرنا بظاہر گناہ تھا لیکن حقیقت میں سراسر درست تھا اسی واسطے حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا۔

قَالَ ھٰذَا فِرَاقُ بَیْنِیْ وَبَیْنِکَ

(سورۃ الکہف: ٧٨)

"کہ اب میرے اور تیرے درمیان علیحدگی ہے۔"

جان لیا جائے کہ مخلوق کی کوئی چیز اور علم آیات قرآن سے باہر نہیں تمام بحر و تر اور خشک و تری سے۔

جان لے کہ بعض بزرگوں نے بارہ سال یا چالیس سال ریاضت کر کے لوح محفوظ کا مطالعہ کیا اور عرش پر پہنچ گئے اور اس سے اوپر ہزار ہا

مقامات طے کر کے غوثیت اور قطبیت کے مراتب حاصل کیے پھر ان کے بے شمار مرید ہوئے عزت و مرتبہ نام و ناموس کما گئے کشف و کرامات کا ظہور ہونے لگا جن اور موکل ان کے ماتحت ہو گئے تو وہ انہی مراتب کو پا کر یہ سمجھنے لگے کہ بس اب ہم کو معرفت توحید الٰہی حاصل ہو گئی ہے بعض بزرگ حد درجہ ذکر قلبی کے سبب لوح ضمیر الہام کا مطالعہ کرتے ہیں اور اسی کو معرفت تمام اور اللہ تعالیٰ کی توحید سمجھنے لگتے ہیں بعض کا دماغ ذکر روحانی کے سبب جنبش میں آتا ہے تو وہ تجلی روح اور نور چراغ مشاہدہ کو ہی اللہ تعالیٰ کی توحید اور معرفت الٰہی خیال کرنے لگتے ہیں۔

ان میں سے ہر ایک مرتبہ کے مخلوقات میں سے بھی کئی درجے ہیں اور یہ مراتب اور درجات اہل تقلید کے ہیں مگر فقر محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور معرفت و توحید الٰہی سے بہت دور ہیں۔

مطلب یہ ہے کہ کسی نے نہ اللہ تعالیٰ کی ابتدا دیکھی ہے اور نہ کوئی شخص اس کی انتہاء کو پہنچا ہے پس اس حساب سے معرفت کیا چیز ہوئی اور توحید کسے کہتے ہیں اور مشاہدہ قرب حضور میں سے کیا مراد ہے۔

سنو سلک سلوک معرفت الٰہی توحید قرب توحید اور مقرب مشاہدہ حضور کا یہ مطلب ہے کہ جب طالب اللہ اسم اللہ ذات پاک اور کلمہ طیب کا تصور کرتا ہے تو کلمہ طیب اور اسم اللہ ذات کے ہر ایک حرف سے سورج کی طرح تجلی نور نکل کر اہل تصور کو اپنے آپ میں لپیٹ کر مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں لے جاتا ہے یہ مقام حضوری ہے جسے لامکان بھی کہتے ہیں اور جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مدنظر ہے وہاں دریائے وحدت لہریں مارتا ہے ان لہروں میں سے وحدہ وحدہ کی بلند آواز نکلتی ہے۔ دریائے توحید کے دوسرے کنارے پر نور الٰہی کا مشاہدہ دیکھ کر

عارف باللہ ہو جاتا ہے۔ جن لوگوں کو نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنے دست مبارک سے ان کی گردن سے پکڑ کر اس کو دریائے وحدت میں پھینک کر غوطہ لگواتے ہیں ان لوگوں کو توحید کے غوطہ خور کہتے ہیں ایسے لوگ فنا فی اللہ کے مرتبے پر پہنچ جاتے ہیں اور بعض غوطہ خور سالک مجذوب ہیں اور بعض مجذوب سالک صاحب اہل توحید ذات اور ذات کے مراتب سے اہل درجات محجوب رہتے ہیں جو شخص لامکان میں پہنچتا ہے اور کہتا ہے کہ میں نور توحید کے دریا میں غوطہ لگا آیا ہوں جب اس کی مثال ہی نہیں ملتی کیونکہ لامکان ایک غیر مخلوق چیز ہے اور مکان کو لامکان کی مثال نہیں دے سکتے صرف اس واسطے اسے لامکان کا نام دیتے ہیں کیونکہ وہاں نہ دنیا کی گندگی ہے اور نہ وہاں نفس کی خواہشات وہاں تو ہمیشہ بندگی میں مستغرق رہتے ہیں شیطان کبھی لامکان میں نہیں پہنچ سکا۔

ارشاد خداوندی ہے۔

فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ؕ

(سورۃ البقرہ: ۱۱۵)

"پس تم جس طرف بھی منہ کرو گے اللہ تعالیٰ اسی طرف متوجہ ہے۔"

لامکان میں جس طرف بھی تو دیکھے گا نور توحید ہی نظر آئے گا۔

یہ مراتب رفاقت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور شریعت اور کلمہ طیبہ کی برکت سے حاصل ہوتے ہیں یہ ہے لامکان کی تحقیق جو شخص اس میں شک کرے وہ کافر اور بے دین ہے۔

مطلب یہ ہے کہ جب تک طالب کا وجود چار ذکر اور چار فکر اور چار مراقبہ سے پختہ نہ ہو جائے اس کا وجود مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے لائق نہیں ہوتا۔

وہ چار ذکر حسب ذیل ہیں۔

اول ذکرِ زوال۔ جس کو شروع کرتے ہی ہر اعلیٰ و ادنیٰ رجوعات خلق کا زوال شروع ہو جاتا ہے طالب اور مرید بکثرت و بیشمار ہو جاتے ہیں جب ذکر زوال اپنی انتہا کو پہنچ جاتا ہے تو تمام مرید اور طالب پھر جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ذکر وفکر سے ہزار ہا بار استغفار ہے صرف وہی طالب اور مرید سچا ہر حال میں قائم رہتا ہے جو انتہا کو پہنچ چکا ہو اور جسے معرفت وصال الٰہی حاصل ہو۔

دوم ذکرِ کمال۔ اس ذکر کو شروع کرتے ہی فرشتے رجوع کرتے ہیں اور فرشتوں کا لشکر گردا گرد رہتا ہے کراما کاتبین نیک و بد کے متعلق الہامی خبر دیتے ہیں اور گناہ سے باز رکھتے ہیں جب یہ ذکر ختم ہوتا ہے تو ذکر کمال اپنی انتہاء کو پہنچتا ہے۔

تیسرا ذکرِ وصال: اس ذکر کو شروع کرتے ہی انبیاء اور اولیاء اللہ کی باطنی مجلس حاصل ہوتی ہے۔

چوتھا ذکر احوال: ذکر احوال شروع ہو جاتا ہے اس سے نور تجلیات اور فنا فی اللہ و بقا باللہ کے مراتب حاصل ہوتے ہیں۔

پھر ان چار ذکروں کے بعد چار فکر ہوتے ہیں ان کے بعد وجود مجلس نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لائق ہوتا ہے۔

جان لے کہ جس شخص پر تلقین تعلیم و ارشاد کا اثر نہ ہو رہا ہو اور ان کا دل ذکر الٰہی میں مشغول نہ ہوتا ہو اور اسم اللہ ذات اس کے دل پر

نہ ٹھہرتا ہو تو اس کا علاج یہ ہے کہ اس کو چاہیے کہ اپنے وجود پر اسم اللہ ذات کے تصور کی مشق کرے اور تصور اور تفکر کے ساتھ آنکھوں پیشانی زبان دونوں کانوں قالب اور سینہ دونوں ہتھیلیوں ناف اور دائیں بائیں آگے پیچھے اسم اللہ ذات اور اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مشق کرے سر اور دماغ میں اسم ھو کی مشق کرے اگر اس طرح تمام وجود میں وہ اسم اللہ ذات اور اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تصور کی مشق کرے گا تو صاحب تصور اسم اللہ ذات یعنی طالب کے سارے اعضاء نور سے پُر ہو جائیں گے اور اس کے وجود پر اسم اللہ ذات غالب آ جائے گا اور اس کے وجود میں اسم اللہ ذات کی تاثیر جاری و ساری ہو جاتی ہے۔

اگر کوئی شخص چاہے کہ مجھ سے کسی حالت میں بھی ایمان جدا نہ ہو اور روشن اور منور تر ہو اور بالکل زائل نہ ہو اور دائمی طور پر معرفت الٰہی کا مشاہدہ حاصل ہو تو اسے چاہیے کہ ہمیشہ اسم اللہ ذات کا تصور کرے کیونکہ خود حضور علیہ الصلوٰۃ السلام ہمیشہ اسم اللہ ذات کے تصور میں مستغرق رہا کرتے تھے اور اگر کسی شخص کے وجود میں اسم اللہ ذات اور قرار نہ پکڑے تو اسے چاہیے کہ وہ دن رات تفکر سے اپنے دل سینہ و دماغ اور آنکھوں پر اسم اللہ ذات لکھے چند روز بعد اسم اللہ ذات اس کے ساتوں اعضا پر غالب آ جائے گا اور سر سے پاؤں تک تجلیات ذات لہریں ماریں گی اور اسم اللہ ذات پر اس کے وجود میں اس طرح سکونت اختیار کرے گا کہ پھر اس سے کبھی جدا نہ ہو گا وہ مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں مشرف ہو جائے گا اس کے تمام مقاصد حل ہو جائیں گے اور اسے یقین صادق آ جائے گا یہاں تک کہ وہ مقصود کلی پا جائے گا جو شخص سر اور دماغ میں یہ مشق تصور کرے گا سر سے پاؤں تک اس کا تمام وجود نور ہو جائے گا

اس کا باطن آباد ہو جائے گا وہ جو کچھ دیکھے گا اسم اللہ ذات کو مدنظر رکھ کر دیکھے گا کلمہ طیب سے وہ قدرت الٰہی کو دیکھے گا نور کا مشاہدہ کر سکے گا اس کو ہی دائمی حضوری اور آگاہی کہتے ہیں اس مقام پر پہنچ کر:

عَلَّمَ آدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا

(سورۃ البقرہ: ۳۱)

"اور اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو سب چیزوں کے نام سکھائے۔"

کا علم کھل جاتا ہے جو شخص اس قسم کی قرب حضور اللہ کی توجہ جانتا ہے اس کی توجہ روز قیامت تک نہیں رہتی۔

دائرہ دماغ یہ ہے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

جس شخص کا نفس سرکش ہو کر ہوس میں مبتلا ہو گیا ہو اور اس نے ابلیس کی موافقت اختیار کر لی ہو یا جو شخص ظاہر میں مفلس ہو اور دل غنی نہ ہو اور جسے باطن میں مجلس نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاصل نہ ہو فقر و فاقہ

سے تنگ آ کر اس نے گداگری شروع کر دی ہو فقر اضطراری میں مبتلا ہو اور فقر اختیاری کو فقر نگوں ساری میں تبدیل کر لیا ہو یا جو کوئی کسی فقیر کامل اور مرشد مکمل کے پاس جائے اور وہ اسے کہہ دیں کہ تو اس کے اہل نہیں اور تو واصل حق نہیں ہو سکتا اور وہ شکستہ دل ہو جائے اور وہ شخص جو دائمی بیمار ہو اور بیماری کی سختی سے گھبرا گیا ہو اس کو ہرگز نیند نہ آتی ہو اور آنکھیں کھلی رہیں اور ہر طبیب اور حکیم اس کی نبض کو دیکھے اور کہے کہ یہ لا علاج ہے اور ہرگز تندرست نہ ہو یا کوئی شخص دعوت پڑھنے سے رجعت میں مبتلا ہو کر دیوانہ ہو گیا ہو گویا کہ وہ مردہ اور افسردہ دکھائی دیتا ہو یا کوئی فقیر اعلیٰ مرتبہ سے ادنیٰ مرتبے پر گر گیا ہو اور سلک سلوک کا دروازہ بند ہو گا ہو یا کوئی شخص اس کا ایسا دشمن ہو کہ وہ دوست نہ ہوتا ہو اور مخلص نہ بنتا ہو یا جس طالب پر مرشد ناراض ہو کر سب کچھ اس سے سلب کر لے اور اس کا روشن ضمیر مردہ ہو جائے اور وہ خوش حالی سے بدحالی کی طرف لوٹ جائے معرفت وصال سے دیوانگی خیال کے ساتھ مراتب سے گر جائے یا کسی سے دعوت رواں نہ ہو رہی ہو یا جو خواب اور مراقبہ میں کفار کو دیکھتا ہو اور اہل بدعت کی محفل میں بیٹھتا ہو جس پر نیند کا غلبہ ہو اور اس کا دل بیدار نہ ہوتا ہو یا بدکاری اور شراب نوشی نہ چھوڑ سکا ہو ان تمام چیزوں کا کیا علاج ہے ان تمام باتوں کا صرف یہ ایک علاج ہے کہ اسم اللہ ذات اور کلمہ طیبہ کے حاضرات وتصور سے ہر ایک کا دفعیہ کرے۔

جو شخص دعوت اہل قبور کے طریق کو جانتا ہے وہ ہر ایک کو اپنے مراتب پر پہنچا کر اس کی مطلب براری کر سکتا ہے اسے عام آدمیوں حکیم مطلق کے خاص خزانوں اور دین و دنیا کا مکمل تصرف حاصل ہوتا ہے اسم اللہ ذات کے حاضرات کے تصور کی راہ وحدانیت ہے یہ راہ عطائے الٰہی

ہے ریاضت سے ہاتھ نہیں آتی۔ یہ ایک راز ہے یہ اللہ تعالیٰ کا فیض اور فضل ہے بغیر مجاہدہ اور با مشاہدہ ہے یہ اللہ تعالیٰ کی بخشش ہے اور محنت نہیں یہ سراسر معرفت اور محبت ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت کی یہ راہ ذکر و مذکور سے نہیں بلکہ قرب حضور ہے یہ راہ اللہ تعالیٰ کا لطف و کرم ہے فکر سے نہیں فنائے نفس ہے اور یہ راہ اولیاء اللہ کا شرف ہے اس سے دنیا کا طلب کرنا مراد نہیں ہے اللہ تعالیٰ کی توحید میں مستغرق ہونا اور اُس کا دیدار ہے یہ راہ دعوت نہیں بلکہ جمعیت ہے اس سے ذات و صفات کے تمام مقامات منکشف ہوتے ہیں جب نفس کے خلاف ناف سے قلب اور دماغ تک تفکر کی انگلی سے ستر مشقیں تصور کی کرے تو اس سے لوگوں کو تمام کل و جز واضح ہو جاتا ہے اور وجود نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو کہ نور محمود ہے عشق سے روشن ہو جاتا ہے یہی تھی نور جمعیت کا اصل مقصد معرفت اور توحید معبود ہے۔ اسم اللہ کے چار حروف ہیں جن کے تصور سے وجود میں چار دریا جاری ہو جاتے ہیں۔

اسم اللہ ذات چار حروف رکھتا ہے۔

اول۔ دریائے توکل

دوسرا۔ دریائے ترک دنیا

تیسرا۔ دریائے توحید

چوتھا۔ دریائے معرفت

جو شخص ان چاروں دریاؤں میں غوطہ لگاتا ہے وہ فقیر عارف باللہ ہو جاتا ہے اس قسم کے مراتب قادری عارف کے ہیں جو ذاکر ہوتا ہے قرب الٰہی رکھتا ہے اور اس میں نور الہدیٰ کی قوت و قدرت ہوتی ہے۔

رباعی

کسے را تصور بتاثیر شد
کہ غالب بکونین او میر شد

''جس کے وجود میں تصور اسم اللہ ذات کی تاثیر آ جاتی ہے وہ دونوں جہان کا امیر ہو جاتا ہے۔''

کہ روشن تصور بہ از آفتاب
جمالش نماید شود بی حجاب

''تصور اسم اللہ ذات کا نور آفتاب سے زیادہ روشن ہوتا ہے اس کی موجودگی میں کسی قسم کا حجاب باقی نہیں رہتا۔''

اور صاحب تصور سے ہم سخن و ہم کلام ہوتا ہے۔ تصور کے غلبہ سے نفس غلام مغلوب اور فرمانبردار بن جاتا ہے اور نفس کی شناخت تصور و توجہ ہی سے ممکن ہے کہ تصور اسم اللہ ذات سے نفس فنا ہو جاتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ وَمَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ بِالْفَنَاءِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ بِالْبَقَاءِ ط

''جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا بے شک اس نے اپنے رب کو پہچان لیا اور جس نے اپنے رب کو پہچان لیا یقیناً اس نے اپنے پروردگار کو بقا کے ساتھ جانا۔''

تصور کے غلبہ سے قلب کو قوت و قدرت قرب اور ہدایت حاصل ہوتی ہے اور روح کو ذات الٰہی کے نور کی لذت ملتی ہے اور نفس کی قید سے روح کو رہائی حاصل ہوتی ہے اور تصور کے غلبہ سے تمام انوار الٰہی کا

مشاہدہ ہونے لگتا ہے اور تصور کے غلبہ سے لا یحتاج اور صاحب راز بے نیاز فقیر بن جاتا ہے۔

جان لے کہ تصورات کی بنیاد تین تصورات پر ہے۔

اول۔ تصور اسم اللہ ذات۔

دوم۔ تصور اسم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

سوم۔ تصور کلمہ طیب لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔

تصور سے پہلے دو علم واضح ہوتے ہیں۔

ایک علم ظاہر یعنی عبادات و معاملات کا علم۔

دوسرا علم باطن یعنی معرفت نور ذات و مشاہدات۔

کیونکہ دو ہی علم ہیں۔

ایک علم معاملہ۔

دوسرا علم مکاشفہ۔

ان دو تین تصوررں کے اسم کا نقش یہ ہے۔

اَللّٰہُ ، لِلّٰہِ ، لَہٗ ، ھُوَ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

کف دست
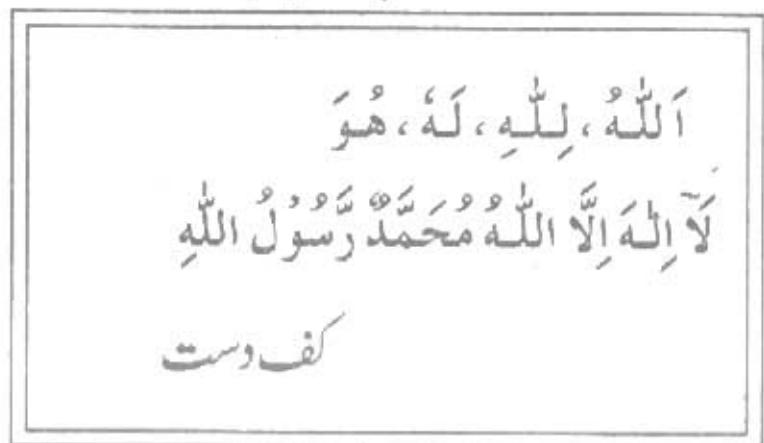
یہ تصور مشکل کشا ہے جو شخص اس قسم کی توجہ جانتا ہے وہ عرش سے تحت الثریٰ تک اپنا ہاتھ پہنچا سکتا ہے اس راستے کا تعلق مطالعہ کرنے

سے نہیں اہل تصور فقیر ہر ملک و ولایت کا سردار ہوتا ہے اور تمام بندوبست اس کے ہاتھ میں ہوتا ہے وہ مالک الملک اور صاحب اختیار ہوتا ہے جسے چاہے بادشاہی اور جسے چاہے ملک سے نکال دے اور معزول کر دے یہ خدمات اہل ذات کے سپرد ہوتی ہیں جیسا کہ فقیر باہو رحمۃ اللہ علیہ فنا فی ذات ہو یہ لوگ فقر کے بہترین درجہ پر ہوتے ہیں کیونکہ فقر کا ہر خزانہ اور دولت ان کی ہوتی ہے اس نقش کامل سے اس امر کی نشاندہی ہوتی ہے یقین مانو یہی نقش تاج الانبیا ہے۔

ھُو

پیشانی

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ

پنج تصور اسم ذات بردست است

اللہ

ناف

جو شخص تمام عمر یا کم از کم ایک دفعہ اس نقش کو تفکر اور تصور سے اپنے وجود میں لکھنے کی مشق کرتا ہے تو اسم ذات اس کے تمام وجود سے

روز قیامت تک جدا نہیں ہوتا اور ایسا اثر کرتا ہے کہ اس کی زندگی اور موت ایک ہو جاتی ہے جو شخص اس نقش کو داغ منصب کے طور پر دماغ پر لکھتا ہے اس پر سراسرار محبت اور مشاہدہ حضوری کا منکشف ہوتے ہیں اور اسے مراقبہ میں معراج اور ملاقات کا شرف حاصل ہوتا ہے یہ علم سینہ بہ سینہ ہیں اسم اللہ ذات کے اس نقش سے نفس کو پاکیزگی دل کو صفائی روح کو روشنی اور سر کو تجلی ہوتی ہے عارفان بالیقین کے لئے وہ نقش یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ   سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

اَللّٰهُ لِلّٰهِ لَهٗ هُوَ

اَللّٰهُ لِلّٰهِ لَهٗ هُوَ

رجا

روح   سِرَّہٗ   قلب

خوف

اَللّٰهُ لِلّٰهِ لَهٗ هُوَ

اَللّٰهُ لِلّٰهِ لَهٗ هُوَ

تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ط

اَللّٰه

لَهٗ   هُوْ

لِلّٰه

☆☆☆☆☆

باب چہارم

بیان مراقبہ

مراقبہ دل کی نگہبانی کو کہتے ہیں کہ دل کے اندر رقیب غیر حق جانے نہ پائے مثلاً خطرات نفسانی اور خطرات شیطانی امراض پریشانی ماسوی اللہ کی کسی بھی چیز کو دل میں نہیں آنے دیتا۔ مراقبہ سے انسان خدا رسیدہ ہوتا ہے اور اسے مشاہدہ خاص ہوتا ہے مراقب اس شخص کو کہتے ہیں جو غیر حق کو محو کر کے یعنی خطرات کی نفی کر کے حق تعالیٰ کے اسم ذاتی کا تصور کرے مراقبہ محبوب کی محبت اسرار الٰہی کو بھی کہتے ہیں اور مراقبہ مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہتے ہیں اور مراقبہ نور الہدیٰ اور تجلیات ذات کو بھی کہتے ہیں۔

شرح مراقبہ

جو کوئی پہلے علم مراقبہ کا مطالعہ شروع کرتا ہے اس میں محبت بڑھتی ہے جس سے سات مجالس کی حضوری کھلتی ہے حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک تمام انبیاء کرام کی ارواح کی زیارت کرتا ہے۔ یہ علم بالیقین مراقبہ کا ابتدائی سبق ہے مراقبہ سے انسان محرم راز ہو جاتا ہے اسم اللہ ذات کا مراقبہ انسان کو حضور کے مشاہدات

دکھاتا ہے اور لا مکان میں پہنچاتا ہے جو شخص ذکر و فکر میں دم کو روکے وہ حیران پریشان اور نادان ہے اسے مراقبہ کی قدر ہی نہیں نیز مراقبہ اور شرح مراقبہ مطلق موت ہے جو شخص اسم اللہ کا تصور توجہ اور مراقبہ کرتا ہے مرتبہ موت کے احوال کا مشاہدہ کرتا ہے یعنی جانکنی کا معائنہ قبر کی حقیقت منکر و نکیر کے سوال و جواب روز قیامت کا حساب کتاب اور پل صراط پر سے سلامتی سے گزرنا بہشت میں داخل ہونا حور و قصور کا دیکھنا اور انوار دیدار پروردگار سے مشرف ہونا ان کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مراقبہ کرنے والے کو حق الیقین اور واصل ہونے کا درجہ عطا ہوتا ہے۔

بیت

گر بگویم شرح این احوال را
ہر یکی عبرت خورد مرد خدا

"اگر میں ان احوال کی شرح بیان کروں تو کوئی اہل عبرت ہو کر عارف باللہ ہو جائے۔"

مراقبہ ایمان کا جوہر ہے اس سے مراقب اللہ تعالیٰ کا مقرب ہو جاتا ہے جان لے کہ مراقبہ چار چیزوں سے تعلق رکھتا ہے۔

اول۔ مراقبہ محبت اس سے اسرار الٰہی کا مشاہدہ ہوتا ہے یہ چیز اسم اللہ ذات کے تصور سے ہاتھ آتی ہے۔

دوم۔ مراقبہ معرفت اس سے توحید الٰہی کا نور نمودار ہوتا ہے یہ چیز بھی اسم اللہ ذات کے تصور سے حاصل ہوتی ہے۔

سوم۔ مراقبہ معراج اس سے دلی نماز منکشف ہوتی ہے۔ تمام وجود زندہ ہو جاتا ہے اور ہر بال یا اللہ یا اللہ پکارنے لگتا ہے یہ چیز بھی اسم اللہ ذات کے تصور سے حاصل ہوتی ہے۔

چہارم۔ مراقبہ مجموع الوجود اس سے تمام وجود سر سے پاؤں تک مشاہدہ نور میں گھر کر جاتا ہے نفس شیطان پر غالب و قادر آ جاتا ہے یہاں تک کہ جب تک مراقبہ کرنے والا صاحب مراقبہ اولیاء و انبیاء سے ملاقات نہیں کر لیتا تب تک مراقبہ سے باہر نہیں آتا خواہ لوگوں کی نگاہوں میں وہ وقت ایک لحظہ ہوتا ہے لیکن باطن میں وہ ستر سال کے برابر ہوتا ہے بلکہ اس مراقبہ کے تخن کی مقدار صاحب ہفت اندام کے برابر اور اور انتہائے مراقبہ ختم تمام ہے بلکہ اس قسم کا مراقبہ کرنے والے کے سارے وجود کے ہر عضو سے ستر ہزار نورانی صورتیں ذکر الٰہی کرتی ہوئیں نمودار ہوتی ہیں اور جب صاحب مراقبہ مراقبہ چھوڑتا ہے تو وہ نورانی شکلیں پھر اپنے اصلی مقام پر چلی جاتی ہیں بعض لوگوں کو معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص مراقبہ کر رہا ہے اور بعض لوگ نہیں جانتے کہ یہ شخص مراقبہ کر رہا ہے یہ مراقبہ اسم ہو کے تصور سے ہوتا ہے اور اسم ہو سے چار جذب و مستی والے ذکر کھلتے ہیں۔ جنہیں غرق حضور نور کہتے ہیں۔

اول۔ ذکر ذکر حال یہ مرشد کامل سے حاصل ہوتا ہے۔

دوم۔ ذکر سلطانی اس سے انسان نفسانی خواہشات سے نکل کر لاہوت لامکانی میں داخل ہو جاتا ہے۔

سوم۔ ذکر قربانی اس کے سبب انسان خطرات شیطانی سے خلاصی پاتا ہے۔

چہارم۔ ذکر مخفی اس کے سبب ذاکر مجلس نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہمیشہ حاضر رہتا ہے۔

جو شخص ان اذکار کا ذاکر نہیں اُس کا مراقبہ مردود ہے اور وہ خطرات میں گھرا ہوا سیاہ دل طالب دنیا مردار ہے دنیا دار کو قرب الٰہی ہرگز حاصل نہیں ہوتا خواہ وہ دنیا میں کتنا ہی صاحب مرتبہ اور عز وجاہ ہو اور صاحب روضہ خانقاہ ہو۔

جس شخص کی نگاہ آخرت کے ملک پر جو ملک عظیم ہے ہوتی ہے وہ شخص نفس دنیا اور شیطان لعین سے فارغ ہو جاتا ہے کیونکہ وہ صاحب و صف کریم ہے اللہ بس ماسوائے اللہ ہوس۔

صاحب مراقبہ انتہائی عظیم مراتب کا مالک ہوتا ہے اس کے مراتب بہت بڑے ہیں یہی سیدھی راہ اور راہ ہدایت ہے یہی راہ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور راہ باطن قدیم ہے اسم اللہ ذات کے تصور کے بغیر صاحب مراقبہ کے لئے مراقبہ ہرگز درست نہیں یہی مراقبہ خاص الخاص اور اصلی بنیاد ہے یعنی اسم اللہ ذات کا مراقبہ اگر یہ مراقبہ ذکر فکر اور تسبیح سے صحیح طور پر کیا جائے تو اس سے صاحب مراقبہ کو معرفت الٰہی اور مجلس نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا باطن اور خواب میں مشاہدہ ہوتا ہے اور انبیاء اور اولیاء اللہ کی مجالس میں ان سے ملاقات کرتا ہے جس شخص کے مراقبہ میں یہ دو وصف نہ پائے جائیں سمجھو کہ اس کا مراقبہ غلط ہے بلکہ وہ مراقبہ کی راہ ہی نہیں جانتا مراقبہ نفس اور شیطان سے محفوظ رکھتا ہے اور دنیاوی پریشان خیالات کو دور کرتا ہے اور منزل بھول لے جا کر مقام غرق الا اللہ اور مجلس حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پہنچا دیتا ہے۔

اگر درست طریقہ سے مراقبہ کیا جائے تو ایسا مراقبہ کرنے والے جس وقت بھی چاہتا ہے مجلس نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پہنچ سکتا ہے عارف باللہ کا مراقبہ حرف آخر کی حیثیت رکھتا ہے اس کا خاتمہ بالخیر اور

مبارک ہوتا ہے اور اس کا باطن معمور ہوتا ہے۔

جان لے کہ تین چیزیں کبھی مخفی نہیں رہتیں خواہ کوئی شخص انہیں ہزار ہا پردوں میں چھپائے۔

اول۔ آفتاب۔

دوم۔ دین محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

کی معطر خوشبو

سوم۔ صاحب معرفت الا اللہ عارف باللہ۔

جان لے کہ جو شخص مراقبہ یا خواب میں بہشت میں جا کر بہشتی کھانا کھائے اور بہشتی نہر سے پانی پیئے اور حور وقصور کو دیکھے تو جب وہ خواب یا مراقبہ سے فارغ ہو گا تو عمر بھر اس کو کھانے پینے کی حاجت نہیں رہے گی بھوک پیاس کا اس کے وجود میں نام ونشان تک نہ رہے گا عمر بھر اسے نیند نہیں آتی اگرچہ وہ بظاہر سوتا ہوا نظر آتا ہے۔ اور تمام عمر ایک ہی وضو سے گزار دے گا اس کے وجود میں بندگی کی ایسی قوت اور طاقت پیدا ہو جائے گی کہ رات دن لگا تار وہ موٹا ہوتا جائے گا لوگوں کی ملامت اور پوشیدگی سے بچنے کے لئے وہ ظاہر کھائے پیئے گا اس کے لئے موسم گرما اور موسم سرما برابر ہوں گے گرمی اور سردی سے اسے لذت حاصل ہو گی یہ درویش کے نہایت ادنی اور کمتر مراتب ہیں فقیر کو ایسے مراتب اوصاف سے شرم وحیاء آتی ہے یہ باتیں فقر محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہت دور ہیں یہ بھی نفسانی خواہشات کا نتیجہ ہے فقر کا انتہائی مرتبہ یہ ہے کہ مراقبہ یا خواب میں وہ لقائے رب العالمین سے مشرف ہوتا ہے اگرچہ

ظاہر وہ تنہائی میں رہتا ہے اس کے وجود میں توحید ومعرفت اور اسم اللہ ذات کے ذکر وتصور کے سبب محبت اور طلب کی ایسی آگ پیدا ہو گی کہ شب وروز جلالیت جذبہ کی کیفیت رہے گی ایسا شخص نفس پر قہر وغضب کرے گا بدن پر شریعت کا لباس پہننے کی کوشش کرے گا اور یہ حدیث پڑھے گا۔

حدیث

تَفَكَّرُوْا فِيْ اٰيٰتِهٖ وَلَا تَفَكَّرُوْا فِيْ ذَاتِهٖ

"اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں تفکر کرو مگر اس کی ذات میں تفکر مت کرو۔"

اللہ تعالیٰ کی معرفت اور توحید بڑی نعمت ہے جو بے مثل اور بے مثال ہے ذکر دوام کی آگ سے وجود ہمیشہ تنور کی مانند ہو جاتا ہے جو اعضاء کو اس طرح جلا دیتا ہے جس طرح آگ خشک ایندھن کو اگر اس کی جلالیت حضوری کو ایک ذرہ بھر آگ زمین وآسمان پر نگاہ کرے تو سب کچھ جل جائے آفرین ہے ایسے شخص پر جو جلتا ہے اور دم نہیں مارتا اور اس آگ سے ہرگز رہائی نہیں پاتا اور روز قیامت تک اس ریاضت سے بڑھ کر کوئی ریاضت سخت تر تصور نہیں ہو گی بعض انسان مراتب پر پہنچ کر کافر اور مشرک ہو جاتے ہیں بعض مجنوں اور دیوانے اور بعض مجذوب لیکن جو شخص اس بوجھ کو اٹھا لیتا ہے وہ شریعت کا لباس پہن کر باخبر اور ہوشیار رہتا ہے اور خلقت کو ستاتا نہیں مجذوبیت کے مراتب پا کر ہزاروں میں سے کوئی ایک ہی معرفت الٰہی کے آب رحمت سے سیراب ہو کر مرتبہ محبوبیت تک پہنچتا ہے۔ میرا یہ قول میرے حال کے عین مطابق ہے۔ اللہ

بس ماسوائے اللہ ہوس۔

جان لے جملہ طبقات زمین و آسمان محض اسم اللہ ذات کے ادب میں بغیر کسی ستون کے کھڑے ہیں۔

ارشاد خداوندی ہے۔

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ

(سورۃ الجمعہ: ۱)

"آسمانوں اور زمین کی ہر چیز اللہ تعالیٰ کی تسبیح میں مصروف ہے جو بادشاہ ہے، قدوس ہے، عزیز ہے، حکیم ہے۔"

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ؕ

(سورۃ الاحزاب: ۷۲)

"بے شک ہم نے اپنی امانت کو زمین و آسمان اور پہاڑوں کے سامنے پیش کیا لیکن وہ ڈر گئے اور اس بار امانت کو اٹھانے سے معذور ہو گئے لیکن انسان نے اس امانت کو اٹھا لیا بے شک وہ جاہل و ظالم نکلا۔"

جان لے کہ یہ امانت کا بوجھ واقعی بہت بھاری ہے اسے وہی اٹھاتا ہے جو اس کے لائق ہے پس جب کہ زمین و آسمان اور پہاڑ معرفت خداوندی کے بارگراں کو اٹھانے سے عاجز آ گئے تو بیچارے کمزور انسان کی

کیا طاقت تھی کہ اس بوجھ کو اٹھاتا اس نے اگر اٹھایا تو صرف اسم اللہ ذات کی قوت کے سہارے اٹھایا ابد سے ہی اس راہ کو ماپنا اور اس بوجھ کو اس کے بدن کا اٹھانا جیسا کہ۔

لَا مَلْجَاءَ وَلَا مَاوٰى اِلَّا اِلَى اللّٰهِ

"اللہ تعالیٰ کے سوا اس زمین پر کوئی جائے بازگشت اور جائے پناہ نہیں" سے ظاہر ہے۔

اے طالب حقیقی اچھی طرح جان لے کہ خواب کے احوال سے مراقبہ کے حالات زیادہ صحیح اور پرزور ہوتے ہیں لیکن جس پر مراقبہ غالب ہو وہ مقام مشاہدہ وحدانیت ذات نور حضور میں ایسا مستغرق ہوتا ہے کہ اگر اس حال میں اس کا سر تن سے جدا کر دیا جائے تو اسے ہرگز خبر نہیں ہوتی پس معلوم ہوا کہ مراقبہ موت کی مثل ہے کہ جس میں حضور میں جواب باصواب ملتا ہے مراقبہ اور معرفت الٰہی ان عارفوں کے مراتب ہیں اور ان عارفوں کو سرفرازی ہوتی ہے جن کے ہر فعل سے اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی بر رضا رہتے ہیں۔

ارشاد خداوندی ہے۔

يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ

(سورۃ الفجر: ۲۷-۳۰)

"اے مطمئن ہونے والے نفس اپنے رب کی بارگاہ میں واپس لوٹ آ وہ تجھ سے راضی اور تو اس سے راضی پس میرے

بندوں میں شامل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا۔"

مراقبہ اسرار الٰہی کا محرم ہوتا ہے صاحب مراقبہ کے لئے سونا جاگنا برابر ہے وہ غیر حق کو دیکھنے سے ہزار بار استغفار کرتا ہے سچے مجنوں کو مراقبہ سے صاحب عزت پروردگار کی معرفت محبت اور مجلس نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری نصیب ہوتی ہے مراقبہ کے سبب مردہ دل مردود اور محروم شخص بھی زندہ دل اور محرم اسرار ہو جاتا ہے مراقبہ سے مومنوں کو مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دائمی حضوری نصیب ہوتی ہے جو ان کے لئے معراج ہے۔

قطعہ

امید ہست پرستندگان مخلص را
کہ ناامید نگرد و نذر آستانہ الہ

"امید ہے کہ اللہ تعالی کے مخلصانہ بندگی کرنے والے اس کی بارگاہ سے ناامید نہیں لوٹیں گے۔"

دو با مداد گر آید کسی بخدمت شاہ
سوم ہر آئینہ دروی کند بلطف نگاہ

"اگر کوئی شخص دو صبح یعنی دو دن بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہوتا ہے تو تیسرے دن بادشاہ بلاشک و شبہ اس پر لطف و مہربانی کی نگاہ کرے گا۔"

مَنْ قَرَعَ وَلَجَ وَلَج

"جس شخص نے دروازہ کھٹکھٹایا اور اصرار کیا تو وہ داخل ہوگیا۔"

حدیث

اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ

"نماز مومنوں کے لئے معراج ہے"۔ "دل کی حضوری کے بغیر نماز (درست) نہیں ہے"۔

عارف باللہ کے لئے مراقبہ اور معرفت الٰہی بال و پر کی حیثیت رکھتے ہیں اس کی نگاہ ہمیشہ معرفت مولی پر رہتی ہے۔

اور مراقبہ کی کئی قسمیں ہیں ان سب کی غرض و غایت طریق یہ ہے کہ جب اللہ کی یاد کے ساتھ مشغول رہنے والا انسان آنکھ بند کر کے اسم اللہ ذات کا تصور کرتا ہے تو باطن میں دارالفناء سے پرواز کر کے دارالبقاء میں اس طرح پہنچتا ہے کہ گویا جانکنی اور بے جان ہونے کی کیفیت اس پر طاری ہوتی ہے اور وہ عین العیان کے مراتب میں پہنچ جاتا ہے۔ صاحب استغراق جب جان کنی کے مراحل سے گزر کر مردہ ہو جاتا ہے تو اس وقت غسل دینے والا نہلاتا ہے لوگ جمع ہو کر اس کی نماز جنازہ ادا کرتے ہیں۔ بعدازاں دماغ سر میں ایک استخوان الابیض (سفید ہڈی) نام کی ہڈی ہے جسے ولیت الدین اور استخوان الابیض بھی کہتے ہیں یہ زمین و آسمان سے وسیع ہے اس ہڈی میں وسعت روحانی لا کر فرشتوں کے ستر ہزار سوالوں کے جواب پلک جھپکنے کی دیر میں دیے جاتے ہیں بعدازاں جنازہ اٹھا کر مقام قبر تک پہنچایا جاتا ہے یہاں فرشتوں کے ستر ہزار سوالوں کے جواب دے دیے جاتے ہیں اس کے بعد قبر میں اتار کر لحد میں رکھا جاتا ہے اور لحد زمین و آسمان سے زیادہ فراخ ہو جاتی ہے منکر

نکیر فرشتے آ کر بٹھاتے ہیں اس سے سوال و جواب پوچھتے ہیں ان کے جواب دیکر اس سے رہائی پاتا ہے تو منکر نکیر کہتے ہیں آرام کر اور دلہن کی طرح چین سے سو جا پھر رومان نام کا ایک فرشتہ ظاہر ہوتا ہے جو آ کر اسے بیدار کرتا ہے انگلی کو قلم لعاب دہن کو سیاہی اور منہ کو دوات بنا کر کفن کے کاغذ پر اپنے ہاتھ سے اس کے اعمال لکھ کر تعویز بنا اس کے گلے میں ڈال کر غائب ہو جاتا ہے قبر میں وہ ہزار ہا سال اور بے شمار صدیاں بیچارگی کی کیفیت میں رہ کر جب اس کے کان میں صور اسرافیل کی آواز آتی ہے تو تمام مخلوقات گھاس اور نباتات کی طرح زمین سے اگ کر میدان قیامت میں جمع ہوتی ہے ہر ایک کا اعمال نامہ اس کے ہاتھ میں دے دیا جاتا ہے پھر اس کے اعمال تولے جاتے ہیں پھر وہ پل صراط سے گزر کر اللہ تعالیٰ کے بندوں کے ہمراہ بہشت میں داخل ہوتا ہے وہاں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک سے شراباً طہوراً کا پیالہ پی کر متوجہ حق ہو کر کلمہ طیب پڑھتا ہے پھر پانچ سو سال رکوع میں اور پانچ سو سال سجود میں رہ کر جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ رب العالمین کے دیدار سے مشرف و معزز ہوتا ہے جب ان مراتب کے ساتھ بقائے رب العالمین سے مشرف ہو چکتا ہے تو طریق تحقیق سے بے ہوشی سے ہوش میں آ جاتا ہے وہ بے مثل و بے مثال غیر مخلوق کی مثال نہیں ہو سکتی۔

پس جس وقت باطن میں مستغرق ہوتا ہے تو دیدار ذات کی لذت سے مشرف ہوتا ہے اور دیدار و مشاہدہ تجلیات سے کسی حال میں بھی ایک لحظہ کے لئے بھی آنکھیں نہیں روکتا اگر چہ ظاہر میں عام آدمیوں سے باتیں کرتا ہے مگر باطن میں اسے ہمیشہ کی حضوری حاصل ہوتی ہے یہ

مراتب اس شخص کے ہیں جو مرنے سے پہلے مر گیا ہو اور واصل اور عارف باللہ ہو اور فقر کے انتہائی مراتب پر پہنچ گیا ہو اور فقر جب انتہائی مرتبے پر پہنچ جاتا ہے تو وہی اللہ ہوتا ہے تو ذات میں ذات مل جاتی ہے اس قسم کے تمام مراتب کلام الٰہی اور شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے حاصل ہوتے ہیں۔

حدیث

مَنْ عَرَفَ رَبَّهٗ فَقَدْ كَلَّ لِسَانُهٗ ط

"جس نے اپنے رب کو پہچان لیا بے شک اس کی زبان گونگی ہو گئی۔"

ارشاد خداوندی ہے۔

مَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى ط

(سورۃ بنی اسرائیل:۷۲)

"جو شخص اس دنیا میں اندھا رہا آخرت میں بھی اندھا رہے گا۔"

یہ مراتب علماء کو حاصل ہوتے ہیں وہ باعمل و طالب فقر علما کہ جنہوں نے کسی مرشد کامل کے ہاتھ پر بیعت کر رکھی ہو۔

خبردار صاف دل فقراء کی ہنسی مت اڑا کہ یہ وہ آئینے ہیں کہ جن پر ہنسنے والے خود اپنی ہی ہنسی اڑاتے ہیں۔

حدیث

سَيِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُ الْفُقَرَآءِ ط

"قوم کا سردار فقرا کا خادم ہوا کرتا ہے۔"

پس دوسرا کون ہوتا ہے جو فقیروں اور درویشوں کے سامنے دم مار سکے اگر ایسا کرے گا تو دونوں جہان میں خراب ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اور بندہ کے درمیان صرف پیاز کے چھلکے کے برابر پردہ ہے اگر تو یہ پردہ ہٹا کر آئے تو دروازہ کھلا ہے اور اگر تو نہ آئے تو حق تعالیٰ کی ذات تجھ سے بے پرواہ ہے۔

جان لے کہ انسان اپنی مرضی سے پیدا نہیں ہوا اس لئے کوئی کام اس کی مرضی اور خواہش کے موافق نہیں ہوتا۔

حدیث

فِعْلُ الْحَكِيْمِ لَا يَخْلُوْا عَنِ الْحِكْمَةِ ؕ

"حکیم کا کوئی فعل حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔"

لہٰذا بہتر یہی ہے کہ اپنے تمام کام اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دو اور خود کو اپنے درمیان سے ہٹا دو۔

ارشاد خداوندی ہے۔

وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ ؕ

(سورۃ المومن: ۴۴)

"اور میں اپنا کام اللہ کے سپرد کرتا ہوں بے شک اللہ دیکھنے والا ہے۔"

جان لے کہ خدائے عزوجل اور اس کا اسم مبارک بے مثل اور بے مثال ہے وہ واحد مطلق حی اور قیوم ہے جس نے اپنی ہستی کو اپنی ہی

صورت پر قائم کر رکھا ہے کہ صورت خدائے تعالیٰ غیر مخلوق ہے۔ جو شخص خواب میں یا خواب سے بڑھ کر گہرے مراقبہ میں دیکھ کر مجذوب ہو جاتا ہے تو جب بیدار اور ہشیار رہتا ہے تو رویت الٰہی کے نور توحید ربوبیت سے ایسی گرمی آتش پیدا ہوگی کہ یا جل کر مر جائے گا یا اس کی زبان پر مہر سکوت لگ جائے گی جیسا کہ حدیث میں آیا ہے۔

حدیث

مَنْ عَرَفَ رَبَّهٗ فَقَدْ كَلَّ لِسَانُهٗ ؕ

"جس نے اپنے پروردگار کو پہچان لیا پس اس کی زبان گونگی ہوگئی۔"

اور یا یہ کہ وہ دن رات سجدہ سے سر نہیں اٹھائے گا اور بدن پر شریعت کا لباس پہنے گا اس بے مثل کی صورت مثال سے نہیں دی جا سکتیں رویت مشاہدہ حضوری سے مشرف ہونے کے وقت عارف باللہ اور واصل کو اللہ جل شانہ کی اس قدر نعمتیں حاصل ہوتی ہیں جن کی تفصیل بیان نہیں کی جا سکتی اور وہم و خیال میں سما نہیں سکتی یہ مراتب بھی اسم اللہ ذات اور کلمہ طیبہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

کے حاضرات سے حاصل ہوتے ہیں کلمہ طیب کا طریقہ ایک مسلمہ بات ہے۔

پس معلوم ہوا کہ آواز نفس، مقام نفس، سوال نفس اور احوال نفس اور ہے اور آواز قلب راز قلب مقام قلب سوال قلب اور احوال قلب اور ہے اور آواز روح مقام روح اور احوال روح الگ چیز ہے نفس کی آواز

دنیا کا علم ہے اس کا مقام ہوا و ہوس ہے قلب کی آواز ذکر اللہ ہے اور اس کا مقام باطن صفا ہے اور روح کی آواز کلام الٰہی اور نص و حدیث ہے اور روح کا مقام جمعیت ہے اب علم مقام اور آواز سے معلوم کرنا چاہیے کہ یہ اہل نفس ہے اہل قلب ہے یا اہل روح ہے ۔

اللہ بس باقی ہوس۔

☆☆☆☆☆

باب پنجم

فنا فی الشیخ و فنا فی محمد ﷺ اور فنا فی اللہ جل شانہ کے بیان میں

مراتب مرید

مرید کو تین مرتب طے کرنے پڑتے ہیں۔

پہلا۔ فنا فی الشیخ جب شیخ کی صورت کا تصور کرتا ہے تو جس طرف نظر کرتا ہے شیخ ہی شیخ نظر آتا ہے۔

دوسرا۔ فنا فی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ جب اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت کا تصور کرتا ہے تو تمام ماسوائے اللہ کو ترک کر دیتا ہے جس طرف بھی نگاہ کرتا ہے اُسے مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نظر آتی ہے۔

تیسرا۔ فنا فی اللہ۔ جب اسم اللہ کا تصور کرتا ہے تو اس کا نفس بالکل مر جاتا ہے جس طرف بھی دیکھتا ہے اسے انوار اسم اللہ ذات کی تجلیات نظر آتیں ہیں اسے مرتبہ لامکان کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کو مقام یا مکان سے تشبیہ دینا شرک اور کفر ہے۔

جان لے کہ قرب کے تین قسم کے مراتب ہیں جو تین تصوروں سے حاصل ہوتے ہیں فنا فی الشیخ فنا فی اسم اللہ ذات اور فنافی اسم محمد سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

جان لے کہ تمام مخلوقات کو نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تخلیق فرمایا اور نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نور الٰہی سے پیدا فرمایا گیا جو مرشد پہلے دن طالب کو نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملا کر نور وحدانیت کے دریائے ربوبیت میں غرق نہیں کرتا وہ مرشد کہلانے کا مستحق نہیں مرشد تو پہلے ہی روز حاضرات تصور اسم اللہ ذات سے طالب کے نفس کے تزکیہ قلب کا تصفیہ اور روح و سر کا تجلیہ کر کے اسے نور بنا دیتا ہے اس طرح جب قلب و روح و سر کے چاروں نور جمع ہو کر ایک ہی نور کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ رات کے تصور سے پہلے ہی دن طالب کا نفس پاک دل صاف اور روح اور سر مجلّٰہ نور ہوتا ہے چاروں مجموعہ متفق ہو کر اصل کی طرف لوٹ آتے ہیں کیونکہ۔

كُلُّ شَيْءٍ يَرْجِعُ إِلَى أَصْلِهٖ

"ہر چیز اپنی اصل کی طرف رجوع کرتی ہے۔"

جان لے کہ راہ سلوک کی ابتدا فنا فی الشیخ ہے اور متوسط راہ حضوری فنا فی اللہ اور انتہائے راہ حضوری فنا فی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے اور جسے حضوری محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاصل ہوتی ہے وہ امر و معروف بجا لاتا ہے نص حدیث سے باہر قدم نہیں رکھتا اور جو اس سے باہر قدم رکھتا ہے وہ مردود اور خبیث ہے جان لے کہ جب کوئی طالب اسم اللہ ذات کے تصور و تصرف کر لیتا ہے اور اسم اللہ ذات کا نقش دل پر جما کر دل کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو دل کے گرد نور کی شکل کا آگ کا ایک

شعلہ بھڑک اٹھتا ہے طالب اس شعلہ آگ کو تجلی حضور سمجھتا ہے اس آگ کے شعلہ سے شیطان آواز دیتا ہے کہ میں تیرا ساتھی ہوں اور تو میرا ساتھی ہے ظاہر و باطن میں اب بندگی کرنا ترک کر دے اس تجلی میں میرا دھیان کر بعد وہی شیطانی تجلی ایک بچے کی شکل اختیار کرتی ہے اس کے بعد جوان کی اور بعد میں بوڑھے کی شکل اختیار کر لیتی ہے پھر وہ شیطانی صورت کہتی ہے کہ یہی سراسرار کے مراتب ہیں پھر وہ شیطانی صورت ہر سوال کا جواب دیتی ہے ماضی حال اور مستقبل کے متعلق مفصل حالات سے آگاہ کرتی ہے لوگ خیال کرنے لگتے ہیں کہ فلاں فقیر صاحب کشف ہے اور یہ مراتب شیطان کے اندرونی استدراج کی وجہ سے ہیں خبردار ہو جب اس قسم کی شیطانی پیر کی صورت تمہارے ساتھ ہمکلام ہو تو توجہ باطنی کے ساتھ کلمہ طیب کا ذکر کرنا اور

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

پڑھنا چاہیے اس طرح سے وہ شیطانی صورت دفع ہو جائے گی۔

اس کے بعد تجلی صورت نور پیدا ہو گی اور اس کے درمیان سے حروف اسم اللہ ذات ظاہر ہوں گے اور جو کچھ تجھے اس وقت صورت نور تجلی نظر آئے گی وہ نص و حدیث کے موافق ہو گی۔ آمَنَّا وَ صَدَّقْنَا لیکن جس کا ظاہر شریعت قرآن شریف اور اسم اللہ ذات کے مطابق نہ ہو گا وہ باطل ہے۔

حدیث

كُلُّ بَاطِنٍ بِمُخَالِفُ الظَّاهِرِ فَهُوَ بَاطِلٌ

"جو باطن ظاہر کے خلاف ہو وہ باطل ہے۔"

فنا فی الشیخ کا تعلق اسم اللہ ذات حضور نور مشاہدات تجلیات اور
مجلس سردار کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے فنا فی الشیطان کے
مراتب سراسر وسوسہ وہم اور خطرہ ہیں لیکن فنا فی الشیطان بہت زیادہ بلکہ
بے شمار ہوتے ہیں کیونکہ وہ ایک ناقص نفس پرست اور مغرور شیخ کے مرید
ہوتے ہیں اور فنا فی الشیخ مرید بہت کم ہوتے ہیں یہ لوگ روشن ضمیر مخلص
لائق معرفت الٰہی صاحب حضوری صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شریعت میں ہوشیار
ہوتے ہیں۔

فنا فی الشیخ کامل عارف کے تصور کی شرح

جان لے کہ شیخ کے تصور کی کثرت سے وجود میں ایک غیب
الغیب نورانی صورت ظہور میں آتی ہے وہ صورت کبھی تو دن رات آیات
قرآنی کو تلاوت کرتی ہے کبھی انہیں حفظ کرتی ہے اور کبھی وہ صورت ذکر
الٰہی میں مشغول رہتی ہے اور کبھی وہ صورت علم کی فضیلت بیان کرتی ہے
چنانچہ ہر قسم کے علوم مثلاً نص، حدیث، تفسیر، فقہ، فرض، واجب، سنت، مستحب
اور فرض و آداب بجا لانے میں مصروف رہتی ہے اور کبھی وہ صورت ذکر
الٰہی میں مستغرق رہتی ہے اور ذکر کی آواز وجود سے بلند اور صاف صاف
سنائی دیتی ہے۔

سِرِّ ھُوَ، سِرِّ ھُوَ، ھُوَ الْحَقُّ، لَیْسَ فِی الدَّارَیْنِ
اِلَّا ھُوْ

"ذات الٰہی کے سوا دونوں جہاں میں اور کچھ نہیں ہے۔"

اور کبھی وہ صورت ماضی حال اور مستقبل کے حالات ایک کر کے
بیان کرتی ہے اور اکثر وہ صورت دن رات نماز اور اطاعت و بندگی سے

خود کو فارغ نہیں رکھتی اور ہمیشہ شرع کی پابندی کرتی ہے اور اگر خطا اور
غلطی سے کوئی غیر شرع ہو جائے یا کلمہ کفر یا شرک یا بدعت یا گناہ سے
متعلق کوئی بات کر بیٹھے تو اسی وقت اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کر کے
استغفار کرتی ہے۔ کبھی وہ صورت معاملات میں نفس کا راستہ روک کر نفس
کا محاسبہ کرتی ہے اسے کہتی ہے کہ:

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

کہو۔

مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ، اَیْ مَنْ عَرَفَ
نَفْسَہٗ بِالْفَنَآءِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ بِالْبَقَآءِ

"جس نے اپنے نفس کو پہچانا اس نے اپنے رب کو پہچانا
یعنی جس نے نفس کو فنا سے پہچانا اس نے اپنے رب کو بقا
سے پہچانا۔"

اور نفس اپنے مراتب کو پہچاننے لگتا ہے فنا فی الشیخ میں وہ صورت
وجود میں غائب ہو جاتی ہے اور گناہ سے توبہ کرتی ہے ایسی صورت صرف
تصور کی صفائی سے حاصل ہوتی ہے ابتدائی آواز یہ ہوتی ہے کیا میں تمہارا
پروردگار نہیں مخلوق کہتی ہے کیوں نہیں یہ صورت نفس زیاں کار کو سرزنش
کرتی ہے اسے سرکشی سے روک کر پاک کرتی ہے۔

یہ مراتب بھی طفل شناسی کے ہیں شیخ کامل پر اعتبار کرنے سے
الہام و پیغام نفس شناسی اور شیخ کامل کے الہام و پیغام پر اعتبار کرنے کے
یہ مراتب بچوں کے مراتب ہیں ان پیغام و الہام سے معرفت الٰہی حاصل
نہیں ہوتی اور نہ فقر مکمل ہوتا ہے تو ان پر غرور مت کر اصل راہ اور آگے
ہے جسے قرب الٰہی حاصل ہوا اسے حضوری نور حاصل ہوتا ہے اس کا باطن

آباد ہوتا ہے مرشد کامل سے اسے سرور اور شوق نصیب ہوتا ہے ناقص مرشد عورت کی خصلت کا ہوتا ہے اس کی شکل ہیجڑوں کی سی ہوتی ہے بے اثر اور اہل بدعت ہوتا ہے کسی کام کا نہیں ہوتا نفس پرست ہوتا ہے حرص و ہوا کے تابع ہوتا ہے ایسا شخص مرشد ہونے کے لائق نہیں صاحب صورت فنا فی الشیخ اگر وہ گناہ کی طرف رجوع کرتا ہے تو مرشد کامل کی صورت اسے اس گناہ سے باز رکھتی ہے اور قوت کے سبب وہ نفسانی خواہشات کے غلبہ سے باز رہتا ہے اور اگر فنا فی الشیخ کے مرتبے والا ہو جائے تو خواب میں وہ صورت باتوفیق بحق رفیق اس کا ہاتھ پکڑ کر توحید معرفت الّا اللہ میں غرق کر دیتی ہے اگر وہ صاحب صورت فنا فی الشیخ مراقبہ کرے تو وہ صورت اس کا ہاتھ پکڑ کر مجلس محمدی سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں لے جا کر مناصب و مراتب دلوا دیتی ہے یہ ہیں مراتب فنا فی الشیخ باطن صفا طالب کے۔

وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی

(سورۃ طٰہٰ:۴۷)

''اور سلام ہو اُس پر جو ہدایت کی اِس راہ پر چلا۔''

وہ صورت ہمیشہ یہ تسبیح پڑھتی ہے۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ۝ سُبْحَانَ ذِي الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ سُبْحَانَ ذِي الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَاۗءِ وَالْجَبَرُوْتِ۔ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ

الَّذِیْ لَا یَنَامُ وَلَا یَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ ط

''اللہ کے لیے تسبیح ہے اور تحمید ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اللہ بڑا ہے نہیں ہے طاقت اور قوت اللہ کے سوا کسی میں وہ بلندی والا عظیم ہے پاک ہے وہ جو ملک ملکوت کا مالک ہے پاک ہے وہ جو عظمت والا اور ہیبت والا اور قدرت والا اور بڑائی والا اور دبدبہ والا ہے۔ اللہ تعالیٰ پاک ہے بادشاہ ہے وہ زندہ ہے نہ سوتا ہے نہ اُس کو موت آتی ہے وہ بے حد پاک ہے پاکیزہ ہے وہ ہمارا رب ہے فرشتوں کا اور ارواح کا رب ہے۔''

وہ صورت سخاوت میں حاتم سے بھی بڑھ کر سخی ہوتی ہے یہ مراتب صاف باطن فنا فی الشیخ کے ہیں۔

مقام فنا فی الشیخ

اور مقام فنا فی الشیخ یہ ہے کہ جب طالب اللہ شیخ کی صورت کا تصور کرتا ہے تو اس وقت حاضر ہو کر طالب کا ہاتھ پکڑ کر معرفت الٰہی یا مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری سے مشرف کر دیتی ہے ایسے شیخ کو یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ زندہ کرنے والا اور مارنے والا کہتے ہیں اور مقام فنا فی اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ ہے کہ جب طالب اللہ اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اپنے تصور میں لاتا ہے تو بے شک جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح مبارک مع ارواح صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نہایت لطف و کرم سے تشریف فرما ہوتی ہیں صاحب تصور کو

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں میرا ہاتھ پکڑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دست مبارک پکڑتے ہی دل معرفت الٰہی کے نور سے روشن ہو جاتا ہے جس سے انسان ارشاد کے لائق ہو جاتا ہے اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صاحب تصور کو اپنی زبان مبارک سے فرماتے ہیں کہ خلق خدا کی امداد کرو پس حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے صاحب تصور خلق خدا کو تلقین و تعلیم دیتا ہے اور طالبوں کو مرید بناتا ہے۔

ارشاد خداوندی ہے

یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ

(سورۃ فتح:۱۰)

"اُن کے ہاتھوں پر اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہے۔"

مجھے ان لوگوں پر تعجب ہوتا ہے جنہوں نے معرفت الٰہی کے نور کی باطنی لذت بالکل چکھی نہیں ہے۔

فَفِرُّوْٓا اِلَی اللّٰہِ

(سورۃ الذریت: ۵۰)

"اور اللہ تعالیٰ کی طرف بھاگو۔"

شاید اللہ تعالیٰ سے بھاگو سمجھ رکھا ہے اور فنا فی اسم اللہ ذات کا مقام یہ ہے کہ جو شخص اسم اللہ کا تصور کرتا ہے تو تاثیر اسم اللہ اسے معرفت اِلَّا اللہ بخش دیتی ہے اور اس کے دل سے غیر اللہ کا خیال کلی طور پر دور ہو جاتا ہے جو شخص اس مقام پر پہنچ جاتا ہے وہ توحید و معرفت الٰہی کے دریا سے پیالہ پیتا ہے اور سر سے پاؤں تک شریعت کا لباس پہنتا ہے اور ہمیشہ شریعت اور امر معروف میں کوشش کرتا ہے راہ معرفت الٰہی کے جو اسرار

اسے نظر آتے ہیں وہ جاہلوں کے سامنے بیان نہیں کرتا اور نہ تکبر و غرور کرتا ہے۔عارف خود فروشی کو ہرگز پسند نہیں کرتے

بیت

ناتوانی خویش را از خلق پوش
عارفان را این کی پسندند خود فروش

جہاں تک تجھ سے ہو سکے تو اپنے آپ کو نگاہ خلق سے پوشیدہ رکھ۔

☆☆☆☆☆

باب ششم

بیان مجلس محمدی ﷺ

جان لے کہ سالک کا مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں داخل ہونے کا طریقہ یہ ہے کہ جب طالب اللہ اپنے دل پر تصور اسم اللہ کا نقش دل پر جماتا ہے اور اسم اللہ ذات اس کے دل میں سکوت اور قرار پکڑ لیتا ہے اور باطن میں دل پر اسم اللہ صاف صاف دکھائی دینے لگتا ہے تو اس سے صبح صادق کے طلوع ہونے کے وقت آفتاب کی روشنی کی طرح انوار الٰہی کی تجلیات کے شعلے نکلنے شروع ہو جاتے ہیں اس روشنی سے نفسانی اور شیطانی جھوٹی رات کی تاریکی و اندھیرا اور سیاہی دل سے مٹ جاتی ہے اب مرشد کو چاہئے کہ طالب اللہ کو کہے کہ باطنی تفکر اور تصور سے دل کے گرد اسم اللہ کو دیکھے اور بتائے کہ اس میں تجھے کیا نظر آتا ہے اگر طالب دیکھتے ہی باطن میں اسم اللہ میں غرق ہو جائے اور باطن میں باشعور رہے اور کہے کہ دل کے گرد اسم اللہ ذات کا ایک نہایت عظیم اور وسیع میدان ہے جس کی کوئی حد نہیں اس میدان میں ایک روضہ نما گنبد ہے جس کے دروازے پر:

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

لکھا ہے جب طالب اللہ اسم اللہ پڑھتا ہے تو اسم اللہ کلمہ طیب

کی چابی بن کر اس تالے کو کھول دیتا ہے جب طالب اس روضہ نما گنبد کے اندر داخل ہوتا ہے تو اسے ایک خاص الخاص مجلس دکھائی دیتی ہے اس مجلس میں قرآن شریف نص اور حدیث کا ذکر اذکار ہوتا ہے پس یہ مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سات مقامات پر میسر ہوتی ہے۔

اول۔ مقام ازل

دوم۔ مقام ابد

سوم۔ مقام دنیا

نیز دنیا میں بھی مجلس چار مقاموں چنانچہ ایک مقام حرم مدینہ میں روضہ مبارک پر دوسرا مقام حرم کعبہ اللہ سوم مقام آسمان کے اوپر اور مجلس حضوری عرش اکبر پر دکھائی دیتی ہے اور چہارم مجلس گہرے سمندر میں جسے توحید مطلق کا دریا کہتے ہیں اس میں معرفت الٰہی کا بے مثل نور موجزن ہوتا ہے علاوہ ازیں مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لامکان میں بھی ہوتی ہے جس کی مثال نہیں دی جا سکتی اور اس کی مثال کسی مقام پر مذکور نہیں ہے۔

یہ ہے:

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

کا ذکر اس قسم کا صاحب تصور طالب جس مجلس میں بھی جاتا ہے اس کے باطن پر مراقبہ اور ذکر الٰہی ایسا غالب آتا ہے کہ بظاہر مردہ نظر آتا ہے گویا کہ وہ شخص اس مرتبہ پر پہنچ کر مردہ ہو گیا ہے مجلس میں داخل ہو کر مبتدی طالب کی عام طور پر یہی کیفیت ہوتی ہے جب ظاہر و باطن دونوں مل جائیں تو وہ عارف باللہ منتہی ہو جاتا ہے۔

جان لے کہ کاملین کے لئے مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر

جگہ آفتاب کی مثل روشن ہے۔

الغرض یہ کہ طالب اللہ ظاہری درود و وظائف اور ظاہری عمل کے ساتھ ہرگز پاکیزہ نہیں ہوسکتا اور باطن میں مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری تک نہیں پہنچ سکتا خواہ وہ ساری عمر ریاضت میں مشغول رہے جب تک کوئی صاحب باطن کامل مرشد رہنمائی نہ کرے کامل مرشد لمحے کے اندر مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پہنچا دیتا ہے۔

جان لے کہ امت وہ ہے جو پیروی کرے اور پیروی کا مطلب ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدم بقدم چل کر خود کو مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پہنچائے۔ مجھے تعجب ہوتا ہے ان لوگوں پر جو راہ حضوری کو نہیں جانتے نفس پرست اور خود نما ہیں غرور گھمنڈ میں رہ کر کسی عارف باللہ سے یہ راہ معلوم نہیں کرتے جو کوئی ہو کا منظور نظر نہ ہو وہ مومن اور مسلمان فقیر درویش عالم فقیہ اور پیر کیسے ہوسکتا ہے۔

جان لے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری ہدایت کی جڑ ہے اور یہ ہدایت ہدایت ابتداء و انتہا میں ہے

حدیث

اَلنِّهَايَتُ نَهُوَ الرَّجُوْعُ اِلَى الْبِدَايَتِ

"انتہا ابتداء کی طرف لوٹ جانے کا نام ہے۔"

حدیث

مَنْ رَّاٰنِىْ فَقَدْ رَاَى الْحَقَّ اِنَّ الشَّيْطَانَ لَايَتَمَثَّلُ

بِىْ

"جس نے مجھے دیکھا بے شک اُس نے حق ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کرسکتا۔"

جان لے کہ جو شخص باطن میں سرور کائنات حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور پرنور میں کسی دینی یا دنیوی کام کے لئے التماس کرتا ہے اور حضور سے حکم حالی ہو جائے اور اس اعلی وقت میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین بھی دعائے خیر پڑھیں اور پھر بھی وہ کام بظاہر صلاح پذیر نہ ہو تو جانتے ہو اس میں کیا حکمت ہے وجہ یہ ہے کہ وہ طالب اللہ ابھی مرتبہ کمال پر نہیں پہنچا ابھی وہ ترقی کر رہا ہے اور طلب کے مشکل مرحلے میں ہے اس لئے باطن میں اسے اس کی درخواست کا نعم البدل عطا کر دیا جاتا ہے جو اس کے لئے باعث فرحت ہوتا ہے اس کے لیے قرب کے ایسے درجات کی ترقی مبارک ہو اور اگر طالب جاہل ہے یا یہ کہ طالب دنیا دنیائے مردار کی طلب کرتا ہے تو اس نالائق کو مجلس خاص نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کھینچ کر نکال دیا جاتا ہے یا یہ کہ اسکا مرتبہ اعلی سلب کر لیا جاتا ہے لیکن جس کا ظاہر و باطن ایک ہو وہی اس کا مقام ہے وہ مرتبہ میں ترقی نہیں کرتا جو شخص توحید میں آتا ہے اس پر مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منکشف ہوتی ہے۔

جان لے کہ دوسری خاص مجلس تو مقامات پر قائم ہوتی ہے جو مراتب کے لحاظ سے مقام مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ختم ہوتی ہے۔

اول۔ مقام ازل میں۔

دوم۔ مقام ابد میں۔

سوم۔ حرم روضہ مبارک مدینہ منورہ میں۔

چہارم۔ داخلی خانہ کعبہ یا حرم خانہ کعبہ یا میدان عرفات میں جہاں لبیک و دعائے حج قبول ہوتی ہے۔

پنجم۔ عرش پر۔

ششم۔ مقام قاب قوسین پر۔

ہفتم۔ مقام بہشت جو شخص اس مقام پر کچھ کھا پی لیتا ہے پھر عمر بھر اسے بھوک پیاس نہیں ستاتی اور نہ اس پر نیند کا غلبہ ہوتا ہے۔

ہشتم۔ مقام حوض کوثر جو شخص اس مقام پر آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک سے شراب طہورا پی لیتا ہے اس کا وجود پاک ہو جاتا ہے اور اسے ترک وتوکل توحید و تجرید تفرید اور توفیق الٰہی کا مرتبہ نصیب ہوتا ہے۔

نہم۔ مقام مشرف دیدار غرق فی الانوار ربوبیت جو شخص اپنے آپ کو فنا کرتا ہے اسے معرفت الٰہی اور فقر کا انتہائی اور دائمی مرتبہ نصیب ہوتا ہے۔

جو شخص ان مذکورہ بالا نو مقامات پر مجلس خاص نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں دنیا یا اہل دنیا کی غرض کو عرض کرے وہ اس مجلس کے قابل تعریف مرتبہ سے گرا دیا جاتا ہے اور دنیا کے مردود مرتبہ پر پہنچ جاتا ہے جب عارف باللہ ان مراتب (مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی حضوری پر پہنچ جاتا ہے تو اس کی روح فرحت یاب ہو جاتی ہے اور اس کا نفس ہستی سے نیست و نابود ہو جاتا ہے۔

جب کوئی شخص مجلس نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں داخل ہو جاتا ہے تو سب سے پہلے اس کے وجود پر چار نگاہوں کی مندرجہ ذیل تاثیریں

ہوتی ہیں۔

چنانچہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظر سے طالب اللہ کے وجود میں صدق کی تاثیر پیدا ہوتی ہے جھوٹ اور نفاق طالب کے وجود سے دور ہو جاتے ہیں۔

اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظر سے طالب اللہ کے وجود میں عدل و محاسبہ نفس کی تاثیر پیدا ہوتی ہے اور اس کے وجود سے خطرات نفسانی کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظر کی تاثیر سے طالب اللہ کے وجود میں ادب اور حیا پیدا ہوتے ہیں طالب اللہ کے وجود سے بے ادبی اور بے حیائی دور ہو جاتی ہے۔

اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نظر سے طالب اللہ کے وجود میں علم ہدایت اور فقر پیدا ہوتے ہیں اور اس کے وجود سے جہالت اور دنیاوی محبت دور ہو جاتی ہے اس کے بعد طالب اللہ تلقین کے لائق ہو جاتا ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے بیعت فرماتے ہیں تب اسے:

وَلَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ

"خوف نہ کھاؤ اور حزن نہ کرو۔"

کے لازوال مرشدی مراتب عطا فرماتے ہیں۔

جان لے کہ مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک قسم کی کسوٹی ہے بعض طالب جب مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف ہوتے ہیں تو وہ صادق دل اور اہل صفا ہو جاتے ہیں ترک وتوکل کے ساتھ اور نور توحید میں مستغرق ہونے کی وجہ سے ان کے چھوٹے بڑے تمام مطالب پورے ہو جاتے ہیں وہ مجالس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہمیشہ ادب

اور یقین سے حاضر رہتے ہیں بعض جھوٹے اور کذاب جب مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف ہوتے ہیں تو جب اس میں ورد وظائف نص اور حدیث کا ذکر ہوتا ہے تو نفاق دل کے باعث اس پر یقین نہیں کرتے اور وہ مقام محمود سے برگشتہ مردود اور مرتد ہو جاتے ہیں انکار کی راہ پر چل نکلتے ہیں۔

جب مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے طالب کے وجود میں یہ نیک خصال احوال تاثیر پیدا کرتے ہیں تو وجود کا تانبا اکسیر بن جاتا ہے چنانچہ مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذوق وشوق طالب کے تمام وجود کو اپنے قبضہ اور تصرف میں لے آتا ہے اس کے تمام کام رضائے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق ہوتے ہیں ہر قسم کے ناشائستہ کام اس سے چھوٹ جاتے ہیں تمام ظاہری اور باطن مراتب سے وہ آگاہ ہو جاتا ہے اور اس پر تمام ظاہری و پوشیدہ مراتب منکشف ہوتے ہیں جب عارف باللہ اس مرتبہ پر پہنچتا ہے تو وہ دعا کے لئے اپنے ہاتھ نہیں اٹھاتا کیونکہ ایسا کرنے سے اسے شرم آتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اہل حضور کو اس قسم کی دعا اور بد دعا کے لئے التماس کرنے سے کیا واسطہ اس لیے کہ یہ لوگ تو کشف و کرامات کے اظہار سے ہزار ہا بار توبہ استغفار کرتے ہیں ان کی نگاہ ہمیشہ اسم اللہ ذات پر ہوتی ہے اہل حضور کو ہر وقت مقام توحید و وحدانیت کا خیال رہتا ہے چنانچہ صرف خیال کرتے ہیں اور اسی وقت مشکل کام حل ہو جاتا ہے اور صاف صاف دکھائی دیتا ہے خواہ وہ ظاہر ہو اور خواہ چھپا ہوا ہو۔ اہل حضور کو اللہ تعالی کی معرفت قرب اور وصال کے سبب یہ بات حاصل ہوتی ہے جو کام بھی طالب کے خیال میں آ جائے وہ اسی وقت پورا ہو جاتا ہے اہل حضور کی علامت یہ

ہے کہ ان کا دل نور ذکر میں غرق ہو جاتا ہے اور دل رب جلیل کے حضور میں رہتا ہے جس کام کے متعلق خیال ہو وہ فی الفور ہو جاتا ہے اور اسی سے ہر وقت ذکر میں ہمکلام رہتا ہے ہمیشہ ذوق وشوق میں خوش وخرم رہتا ہے اس کا ابتدائی مرتبہ یہ ہے کہ وہ مومن مومن ہوتا ہے اور مومن مومن کا آئینہ ہوتا ہے۔

جاننا چاہیے کہ علماء باعمل یا ان کے شاگرد ہر رات یا جمعہ کی رات یا مہینہ کی کسی رات اور یا سال میں ایک مرتبہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار پرانوار سے مشرف ہوتے ہیں لیکن بعض کو یاد رہتا ہے بعض کو نہیں علما اور حافظ قرآن کا ادب کیا کرو نیز اہل ایمان کا طریقہ یہی ہے کہ وہ علماء اور حفاظ قرآن کا احترام کرتے ہیں صاحب قرب اہل معرفت مشاہدہ نور حضور میں مستغرق رہتے ہیں جو اولیاء اللہ فقیر اسم اللہ ذات کی مشق کرتے ہیں وہ ہمیشہ مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری سے مشرف رہتے ہیں۔

خاص الخاص مجلس نبوی ﷺ کی شرح

خاص الخاص مجلس نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سات نشانیاں ہیں۔

اول۔ یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو سراسرار خدا ہیں کے وجود مبارک سے کستوری سے بھی بہتر معطر خوشبو آتی ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجود مبارک میں نفس امارہ بالکل نہیں تھا اس واسطے طمع لالچ اور حرص و ہوا مطلق نہ تھے اور ہمیشہ فنا فی اللہ میں مستغرق تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آب

منی کے قطرے سے پیدا نہیں ہوئے بلکہ آپ کی پیدائش بے مثل اور بے مثال ہے جبرائیل علیہ السلام نے شجرۃ النور کا ایک پھل حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو لا کر دیا تھا اس کے سبب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام وجود میں خوشبو ظاہر ہوئی۔

دوم۔ ظاہر و باطن میں دل غنی ہو جاتا ہے۔

سوم۔ ہر ایک بات جو کہی جاتی ہے نص و حدیث کے مطابق کرتا ہے۔

چہارم۔ لباس شریعت میں ملبوس رہتا ہے۔

پنجم۔ سنت و جماعت کو اپنے اوپر لازم رکھتا ہے۔

ششم۔ مسلمانوں کو فائدہ پہنچاتا ہے اور سخاوت میں بے نظیر ہوتا ہے۔

ہفتم۔ بظاہر لوگوں سے ہم کلام ہوتا ہے لیکن باطن میں فنا فی اللہ میں مستغرق رہتا ہے۔

نظم

باھوؒ ! ہر کرا از دل کشاید چشم نور
شد حضوری مصطفیٰ ﷺ دور از غرور

"اے باھو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ! جس کے دل کی نوری آنکھ کھل جاتی ہے وہ غرور سے پاک ہو جاتا ہے اور اُسے حضور ﷺ کی دائمی محبت نصیب ہوتی ہے۔"

شد حضوری دیدن روئے مصطفیٰ ﷺ
شد حضوری غرق فی اللہ باخدا

"حضور ﷺ کے چہرے کی زیارت سے اُس کے تمام مطالب پورے ہو جاتے ہیں اور وہ غرق فنا فی اللہ حضور ہو

جاتا ہے۔"

عرش و کرسیٔ در دل لوح و قلم
ہر کہ دل را یافت آں رانیست غم

"عرش و کرسی لوح اور قلم سب کچھ دل میں ہے۔ جس کسی نے دل کو پا لیا اس کو کوئی غم نہیں ہے۔"

فکر را تو اندرون دل گمار
ہر مطالب دین و دنیا بدست آر

"جب تو دل کے اندر غور فکر تلاش کرے گا تو دینی اور دنیاوی ہر ایک مطلب اس میں سے مل جائے گا۔"

ذکر دل را نیک تمکین میکند
انتشار قلب را تسکین دھد

"ذکر دل کو اچھی طرح زیب و زینت بخش دیتا ہے اور دل کے منتشر ہونے کو تسکین دیتا ہے۔"

شو مراتب بالفکر جان من
ناشوی حاضر بدرگاہ ذوالمنن

"میری جان تفکر سے مراتب حاصل ہوتے ہیں اسی سے تو بارگاہ خداوندی میں حاضر ہو سکے گا۔"

مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآل وسلم سے جو فوائد حاصل ہوتے ہیں ان کو بیان نہیں کیا جا سکتا کیونکہ سب سے بڑا رکن اور اصلی قوام مراتب میں ارشاد اور تلقین ہے۔

باب ہفتم

علم دعوت قبور کے بیان میں

شرح دعوت

وہ دعوت وہ عمل جس سے دونوں جہانوں کے مطالب حاصل ہو جاتے ہیں اور وہ قرآن شریف کی دعوت کونسی ہے جس کے پڑھنے سے کافروں اور راہزنوں اور دار حرب کا لاکھوں کی تعداد میں دشمن کا لشکر حیران اور عبرت میں آ جاتا ہے اور ہاتھ جوڑ کر حاضر ہو جاتا ہے وہ دین محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبول کرتا ہے جب کوئی توجہ و تصرف کے ساتھ روحی زبان سے علم دعوت پڑھتا ہے انبیاء اور اولیاء جملہ اہل ایمان کی ارواح اس کے گرداگرد حلقہ باندھ کر اس کی امداد و رفاقت میں دعوت پڑھنے لگتی ہیں ارواح مبارکہ بھی ان کے گرد حلقہ بنا کر اس کی امداد و رفاقت میں آیات قرآن سے علم دعوت پڑھتی ہیں ۔ اس قسم کی دعوت سے ایک ہی قدم پر تمام سلیمانی ملک مشرق سے مغرب تک فی الفور اور ایک قدم پر طالب کے قبضہ میں آ جاتا ہے ایسے شخص کو مستجاب الدعوات کہتے ہیں جو شخص زبان نور سے اسم اللہ ذات کی دعوت پڑھتا ہے بے شک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک مقدس معظم مکرم روح معہ صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی ارواح مبارکہ بھی ان کے گرد حلقہ بنا کر اس کی امداد

رفاقت میں آیات قرآنی سے علم دعوت پڑھتی ہیں ایسی دعوت وہ اگر اپنی عمر میں ایک بار پڑھتا ہے تو کافی ہے ۔

شرح دعوت

دعوت وہ عمل ہے جس کو عمل میں لانے سے دونوں جہانوں کے مطالب حاصل ہو سکتے ہیں اور وہ دعوت کونسی ہے کہ قرآن شریف اور اسم اللہ ذات کے پڑھنے سے کافر دشمنوں کے ہزارہا لشکری اندھے اور نابینا ہو جاتے ہیں اور صلح کر کے حاضر خدمت ہو کر نابینا سے بینا ہو جاتے ہیں اور وہ کونسی دعوت ہے کہ قرآن شریف کے پڑھنے سے تمام دشمن دیوانے اور پاگل ہو جاتے ہیں تمام لشکر خود سے بے خود ہو جاتا ہے نہ اسے ہتھیار یاد رہتے ہیں اور نہ گھربار اور نہ منہ سے بول سکتے ہیں حیران و پریشان اور خستہ حال ہو جاتے ہیں جب تک دعوت خواں کا چہرہ نہیں دیکھ لیتے انہیں تسلی اور ہوشیاری حاصل نہیں ہوتی اور وہ دعوت کونسی ہے کہ قرآن شریف کے پڑھنے سے جن و انسان اور فرشتے اور موکل قبضے اور تصرف میں آ جاتے ہیں اور وہ دعوت کونسی ہے کہ قرآن شریف کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کے غیبی خزانے مشرق و مغرب تک تمام جہان اور ساتوں راجدھانیوں کے بادشاہ حلقہ بگوش غلام طالب و مرید اور تابع ہو جاتے ہیں اور وہ دعوت کونسی ہے کہ اس میں اسم اعظم پڑھ کر کسی پتھر کے ٹکڑے یا مٹی کے ڈھیلے پر دم کریں تو سونا چاندی بن جائیں اگر کوئی چاہے کہ علم دعوت عمل میں آئے اور ورد وظائف رواں ہوں اور فرشتے اور موکل محکوم اور فرمانبردار ہو جائیں اور کلام اللہ وجود میں سرایت کر جائے سوائے کامل کے دعوت عمل میں نہیں آ سکتی جب تک صاحب قبور اہل حضور کامل عامل کا حکم نہ ہو ناقص لوگوں کے دعوت پڑھنے سے ہمیشہ رجعت اور رنج ہو گا اور کامل

لوگوں کے دعوت پڑھنے سے حضوری محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعیت اور خزانہ نصیب ہوتا ہے اور جو صاحب دعوت کامل ہے اسے زکوۃ نصاب نقل دور مدور بذل، ختم، وقت، پہچانے، جگہ مقرر کرنے، رجعت، عدد، حساب، نیک و بد اور حیوانات جمالی و جلالی کے کھانے کو ترک کرنے کی کیا ضرورت ہے یہ تمام کثیر وسوسے اور خطرات ناقصوں کے لئے ہیں اس واسطے کہ انہیں دعوت کی ابتدائی و انتہائی ترتیب یاد نہیں ہوتی اور اللہ تعالیٰ کا نام خدا کی خاطر نہیں پڑھتے۔

جان لے کہ دعوت کل و جز، دعوت ذکر، دعوت فکر، دعوت تجلیات، نور الٰہی اور دعوت منتہی کا تعلق اس آیت کریمہ جو اسم اعظم سے متصل ہے سے ہے۔

اللہ تعالیٰ کی طرف بھاگو۔

جو شخص اللہ تعالیٰ کی طرف آتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ہر کام کو جاری و رواں کر دیتا ہے۔ ان دو آیتوں کی برکت سے توجہ وہم اور اس کا خیال وصال ہی وصال ہے۔

ارشاد خداوندی ہے

اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ

"اللہ تعالیٰ مومنوں کا ایسا دوست ہے جو انہیں ظلمات سے نکال کر نور میں لے آتا ہے۔"

پس مقام ازل، مقام ابد، مقام دنیا، مقام آخرت یہ چاروں مقام تاریکی کے ہیں۔

خواہ تاریکی میں آب حیات ہے لیکن آخر مرنا ہے سوائے معرفت

اللہ ذات کے اور عارف وہ ہے جو ان تاریکیوں کی لذت کو ترک کر دے اس کے بعد ہی معرفت اِلَّا اللّٰهُ حاصل ہوتی ہے ذات وحدت میں غرق ہونا اسی کا نام ہے یہ مراتب خاص لوگوں کے ہیں جو مولی حضور کی روشن نور معرفت کو پائے ہوتے ہیں انسان کے لئے اس سے بہتر اور کوئی بات نہیں کہ اپنا رخ اللہ تعالیٰ کی طرف کر دے اور اپنے دینی اور دنیوی امور اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دے۔

اُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ

(سورۂ مومن:۴۴)

"میں اپنے تمام معاملات اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی خبر گیری کرنے والا ہے۔"

جس عارف باللہ کو معرفت الٰہی حاصل ہو اس کے سات مراتب ہیں۔

اول۔ لَا اِلٰهَ کی نفی

دوسرا۔ اِلَّا اللّٰهُ کا اثبات۔

تیسرا۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو باتصدیق پڑھنا۔

چوتھا۔ قرآنی آیات کا پڑھنا۔

پانچواں۔ ورد و وظائف اور دعائے سیفی کا پڑھنا۔

چھٹا۔ اسم اللہ اعظم معظم ومکرم باری تعالیٰ اسماء الحسنیٰ کا پڑھنا۔

ساتواں۔ اسم اللہ ذات کی وحدانیت میں غرق ہونا۔

یہ سات خزانے ہیں اور ہر ایک خزانے سے ستر ستر خزانے کھلتے ہیں ہم نے مان لیا اور تصدیق کی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور پر یقین کرنا کفر ہے جو شخص اس انتہا پر پہنچتا ہے وہ عامل کامل عارف باللہ ہو جاتا ہے

چنانچہ کامل کی نگاہ سے اس کی زبان بمنزلہ تلوار ہو جاتی ہے کامل کی یہ کیفیت ہو جاتی ہے کہ کبھی کسی کام کے لئے اپنے دونوں لب ہلائے نہیں پاتا کہ اللہ تعالیٰ اس کا ہر مطلب جو وہ چاہتا ہے پورا کر دیتا ہے۔

حدیث

لِسَانُ الْفُقَرَآءِ سَیْفُ الرَّحْمٰنِ ؕ

"زبان فقراء سیف الرحمٰن ہوتی ہے۔"

عارفوں کی زبان اس وقت تک سیف رحمٰن نہیں بنتی جب تک صاحب دعوت اولیاء اللہ کی قبر کا ہم نشین ہو کر دعائے سیفی نہ پڑھے اور دعوت پڑھنے کی ترتیب نہ جانتا ہو۔

ابیات

شہسوار قبر شد کامل فقیر
شہسوار قبر عالم ملک گیر

"شہسوار قبر کامل فقیر ہوتا ہے۔ شہسوار قبر ملک گیر عالم ہوتا ہے۔"

ہر یکی را قوت بود اہل القبور
صاحب دعوت چنین باشد حضور

"جسے دعوت قبور پڑھنے پر قدرت حاصل ہو جائے وہ اہل حضور ہو جاتا ہے۔"

ہر کہ واقف می شود دعوت قبر
ہر حقیقت یافتہ زیر و زبر

"جو شخص قبر پر دعوت پڑھنا جانتا ہے وہ زیر و زبر کی ہر حقیقت سے واقف ہوتا ہے۔"

دعوت تیغ برہنہ دست گیر
قتل موذی راکند فی اللہ فقیر

"علم دعوت ایک ننگی تلوار ہے جس سے فنا فی اللہ فقیر موذیوں کو قتل کرتے ہیں۔"

جب کوئی شخص جو قبر کے قریب قرآن شریف پڑھے تو کلام اللہ شریف کی برکت سے صاحب قبر روحانی کے مراتب زیادہ ہو جاتے ہیں جو شخص اولیاء اللہ کی قبروں پر قرآن مجید پڑھتا ہے اس کا عمل دریا کی طرح رواں ہو جاتا ہے اور روز قیامت تک نہیں رکتا لیکن چاہئے یہ کہ وہ حسب ذیل تین کاموں کے لئے پڑھے۔

اول۔ بادشاہ اسلام کی مہم رواں ہونے کے لئے جب دار حرب میں جنگ لڑ رہا ہو۔

دوم۔ خاص و عام مسلمانوں کو فائدہ پہنچانے کے لئے۔

سوم۔ اہل بدعت و ملحد و بے دین لوگوں کے دفعیہ کے لیے ہے۔

اگر وہ ان تینوں اسلامی کاموں کے لئے دعوت پڑھنا چاہے تو اس کو چاہیے کہ وہ رات کے وقت تنہا کسی قبر کے پاس جائے لیکن وہ قبر پوری طرح باعظمت ہو اور پُر دہشت ہو مثلاً کسی غوث قطب شہید یا ولی کی قبر ہو لیکن پڑھنے والا پہلے اپنے گرد حصار کرے یعنی گول لکیر کھینچ لے اول وہ قبر کے گرد پوری اذان کہے۔

اللہ اکبر اللہ اکبر سے لے کر:

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

تک جو کہ معروف قبر کے گرد اذان کہتے ہی روحانی قید میں آ جائیں گے اور حاضر ہو جائیں گے اور دل میں وہم و خیال کے طریق سے آواز دیں گے اور اگر پڑھنے والا غالب ہے تو قبر کو ٹھکرا کر یا ہاتھ سے اشارہ کر کے کہے گا۔

"اللہ تعالیٰ کے حکم سے اٹھ۔"

یہ کہہ کر جب ذکر کرنے لگے گا تو وہ خود سے بیخود ہو جائے گا اور بیہوش ہو جائے گا اور اگر قبر کے گرد آذان کہنے اور:

قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ

"اللہ تعالیٰ کے حکم سے اٹھ۔"

کہنے پر قبر والے کی روحانیت حاضر نہ ہو اور جواب باصواب نہ دے اور قید میں نہ آئے تو سمجھ لو کہ قبر کی روحانیت غالب ہے یا اس واسطے حاضر نہیں ہوتی کہ وہ قرآن شریف کے پڑھنے سے دولت و نعمت نصیب ہو رہی ہے اور اس وجہ سے اہل دعوت کا کام کرنے میں سستی دکھا رہا ہے۔۔

پس صاحب دعوت اور دعوت پڑھنے والے کو چاہئے کہ روحانی کو قید میں لا کر عاجز کرے اس مطلب کے لئے اسے چاہیے کہ قبر کی پائنتی کی طرف یا قبر پر سوار ہو کر قرآن مجید پڑھے ان دونوں عملوں سے بڑھ کر اور کوئی سخت عمل نہیں ہے روحانی فی الفور قرآن مجید کے سامنے عاجز ہو جائے گا اور حاضر ہو گا اس طرح قرآن شریف پڑھنے والا قرآن مجید کے سمندر میں غوطہ لگاتا ہے تو عرش کے اٹھانے والے چاروں مقرب فرشتے یعنی جبرائیل علیہ السلام عزرائیل علیہ السلام میکائیل علیہ السلام اور اسرافیل علیہ السلام چاہیں گے کہ زمین کا تختہ

اُلٹ دیں تمام روحانی مقدس دریچہ میں آئیں گے اور دعا کے لئے ہاتھ پھیلائیں گے اور کہیں گے اے پروردگار اس قسم کی دعوت پڑھنے والے کی دعا قبول فرما اور پڑھنے والے کے مقصد کو جلد پورا کر تاکہ پڑھنے والے کی قید سے ہم رہائی پائیں اس دعوت سے بڑھ کر اور کوئی دعوت سخت تر نہیں۔

دوسرا طریقہ قرآنی دعوت پڑھنے کا یہ ہے

کہ دریا کے کنارے یا اولیاء اللہ کی قبر پر پڑھیں دعوت کے شروع ہی میں اول زمین اس طرح ہلے گی گویا مشرق سے مغرب تک تمام شہر ہل جاتے ہیں بعد ازاں سو موکل فرشتے آئیں گے ان میں سے ہر ایک ایک اشرفی پڑھنے والے کے سامنے رکھ کر آواز دے کر غائب ہو جائے گا اور دوسرے دن اسی طریق سے ایک لاکھ فرشتوں میں سے ہر ایک ایک اشرفی اس کے سامنے رکھ کر غائب ہو جائے گا تیسرے روز ایک کروڑ فرشتے آئیں گے ان میں سے ہر ایک ایک مہر سرخ رکھ کر آواز دے کر غائب ہو جائے گا بعد ازاں لا تعداد بیشمار فرشتے اس کی مقصد برآری کے لئے آئیں گے یہ علم دعوت لا یحتاج کی آزمائش ہے علم دعوت کیمیا اور اکسیر سے کہیں بڑھ کر ہے اس دعوت میں سورہ مزمل پڑھنی چاہیے تاکہ کامل اور مکمل ہو جائے علم دعوت کو لوگ علم کیمیا سے بھی اکسیر جانتے ہیں اور علم دعوت سے علم اکسیر حاصل ہوتا ہے۔

شرح دعوت

اگر کوئی شخص چاہے کہ کافروں کو مسلمان کرے اور یا رافضی اور خارجی کو جڑ سے اکھیڑ کر وطن سے نکال دے اور اگر دینی دشمن ہو تو اس کی

جان فی الفور قبض کرے یا ایسا بیمار کر دے کہ پھر تندرست نہ ہو سکے اگر
مشرق سے مغرب تک تلقین و ہدایت کرنا چاہے یا مجلس محمدی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی حضوری سے بہرہ ور ہو یا بادشاہ اور حاکم اس کے محکوم اور
فرمانبردار ہوں یا دونوں جہان زیر و زبر ہو جائیں یا اہل معرفت مردہ کو
عیسیٰ علیہ السلام کی طرح فوراً زندہ کرے تو اسے لازم ہے کہ وہ اسم اللہ
اور اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تصور کرے جب یہ تصور اور تصرف سے
رواں ہو جائیں گے تو مذکورہ بالا مطالب بھی بآسانی حاصل ہو جائیں
گے۔

جب طالب صادق اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تصور کرتا
ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم
تشریف فرما ہوتے ہیں جب شیخ کی صورت کا تصور کرتا ہے تو وہ آکر
امداد کرتی ہے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے نام کا تصور کرتا ہے تو وہ آ
کر خبر دیتے ہیں جب اسم فقر کا تصور کرتا ہے تو سلطان الفقرا فوراً آتے
ہے جب حضرت میکائیل علیہ السلام کے نام کا تصور کرتا ہے تو باران
رحمت ہوتی ہے جب حضرت اسرافیل علیہ السلام کے نام کا تصور کرتا
ہے تو وہ فوراً آکر سخت ناراض ہو کر صور پھونکتے ہیں جس کی آواز سے
ایسا فنا ہوتا ہے کہ قیامت تک ویران رہتا ہے اور آباد نہیں ہوتا جب
حضرت عزرائیل علیہ السلام کے نام کا تصور کرتا ہے تو وہ فوراً آکر صدا
دیتے ہیں اور فی الفور دشمن کی جان کو قبض کر لیتے ہیں اور اس وقت وہ
دشمن یا تو مر جاتا ہے یا پھر ایسا بیمار ہوتا ہے کہ پھر تندرست ہی نہیں
ہوتا۔

جان لے کہ زندگی اور موت میں وجود کی پاکیزگی کی بنیاد یہ ہے

کہ اسم اللہ ذات کو باطنی تفکر سے دل پر لکھے جب یہ اسم اللہ دل پر
بکثرت لکھا جائے گا تو دل کو مقام حی و قیوم حاصل ہو جائے گا بعدازاں
اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسی طرح لکھے تو اس سے طالب اللہ کو
جمعیت کا ہر ایک مقام حاصل ہوگا صرف کامل کو طریق تحقیق سے یہ بات
نصیب ہوتی ہے ناقص اور خام مرشد تو بیدین وعدہ خلاف اور لاف زن
ہے اللہ بس باقی ہوس۔

جناب پیغمبر علیہ السلام سے روحانی کو حکم ہوتا ہے کہ جاؤ دعوت
پڑھنے والے کی مدد کرو چنانچہ اسی وقت حسب فرمان پیچیدہ کام حل ہو جاتا
ہے اور مطلب اپنے مقصود کو پہنچتا ہے۔

حدیث

اِذَا تَحَیَّرْتُمْ فِی الْاُمُوْرِ فَاسْتَعِیْنُوْا مِنْ اَھْلِ الْقُبُوْرِ

"جب تم اپنے معاملات میں پریشان ہو جایا کرو تو اہل قبور
سے مدد مانگ لیا کرو۔"

وارد ہے ایسا کرنے سے ہر مشکل آسان ہو جاتی ہے اور
بحالت موت بھی دعوت پڑھنے سے عاجز نہیں رہتا کسی ولی اللہ کی قبر پر
ایک رات قرآن شریف پڑھنا ریاضت کے چالیس چلوں سے کہیں بہتر
ہے۔

اگر کوئی شخص چاہے کہ اسے دولت و نعمت اور بزرگی حاصل ہو
اور اللہ تعالیٰ کے دینی اور دنیوی خزانے بغیر کسی محنت و مشقت کے مل
جائیں اور نفس امارہ قابو میں آ جائے شیطان لعین دفع ہو جائے اور تمام
جہان محکوم ہو جائے ہر قسم کی کل و جز مخلوق قابو میں آ جائے قرآن شریف

میں سے اسم اعظم معلوم ہو جائے علم تکسیر، علم تاثیر، علم روشن ضمیر اور بے مثل علم کیمیا حاصل ہو جائیں مؤکل مفصل آواز دیں اور الہام سے تعلیم و تربیت کریں اور علم نقش اللہ ہر کام اور طریق کے لئے ہاتھ میں دیں گے نیز اسے مجلس محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ضرور حاصل ہو اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سرفراز فرمائیں تو طالب اللہ کو چاہیے کہ پہلے اپنے وجود کو ماسوائے اللہ سے پاک کرے حوصلہ وسیع اور پختہ رکھے اور سراسرار الٰہی کسی کو نہ بتائے صرف مرشد کے حضور میں بیان کرے زمین کے اندر جو الٰہی خزانے سیم و زر کی صورت میں موجود ہیں ہر ایک واضح اور روشن ہو جائیں اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہ تمام خزانے اس کے تصرف میں آ جائیں گے جو شخص فقر کے ان مراتب پر پہنچتا ہے اسے کسی چیز کی احتیاج نہیں رہتی ایسا شخص اگر ظاہری طور پر سوال بھی کرتا ہے مگر باطن میں وہ صاحب معرفت اور باوصال ہوتا ہے ایسا شخص ہی دعوت پڑھنے کے لائق ہوتا ہے۔

جو شخص اولیاء اللہ کی قبر کا ہمنشین ہونا چاہے اسے پہلے اپنا وجود پاک کرنا چاہیے جان لے کہ زندگی اور موت میں وجود کی پاکیزگی کی بنیاد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اسم مبارک سے دل کو مقام حی و قیوم حاصل ہو جائے چنانچہ مفصل باواز بلند یا حی یا قیوم اس کے وجود سے نکلے بعدازاں وہ اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دل پر لکھے پھر وہ شخص قبروں پر دعوت پڑھنے کے لائق ہو گا جب اس طریق سے انتہائی توجہ کے ساتھ دعوت پڑھی جائے گی تو توجہ اور فقر سے تمام جہاں مسخر کر لیا جائے گا کیونکہ جب صاحب دعوت، دعوت ختم کرتا ہے تو چار باطنی لشکر اس کے گرداگرد اس کی حفاظت اور نگہبانی کے لئے رہتے ہیں گو وہ ظاہری آنکھوں سے ان کو نہیں

دیکھتا وہ لشکر باطنی یہ ہیں۔

اول۔ نظر الٰہی کا لشکر۔

دوم۔ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ کا منظور نظر۔

سوم۔ مؤکل فرشتوں کا لشکر اور جنوں کا لشکر۔

چہارم۔ شہیدوں کی ارواح کا لشکر۔

ایسا اولیاء اللہ ولی اللہ صاحب دعوت اگر کسی پر ناراض ہو جائے تو اس شخص کو غیب سے زخم لگتا ہے اگر پھر بھی دشمنی سے باز نہ آئے تو اس زخم کی وجہ سے مر جاتا ہے لیکن سب سے بہتر یہی ہے کہ خلق خدا کے ظلم و ستم برداشت کرے اور خلقت کو بالکل تکلیف نہ دے یعنی خلق خدا کو بالکل نہ ستائے بلکہ اہل اسلام کو نفع پہنچائے۔

☆☆☆☆☆

باب ہشتم

متفرق مضامین

جان لے کہ جمعیت میں پانچ حروف ہیں۔ جمعیت کا ہر حرف ہر ایک مقام رکھتا ہے جو تصور اور تصرف کے ساتھ نعمت کامل بخشتا ہے صاحب جمعیت ان ہر پانچ مقاموں پر قابض ہو جاتا ہے طالب کے دل میں کسی چیز کی احتیاج یا کسی قسم کا افسوس باقی نہیں رہتا جو کچھ چاہتا ہے اسے مل جاتا ہے اور حی و قیوم کے علم تحقیق سے مقام جمعیت میں تمام علوم جمع ہوتے ہیں پانچ خزانے اور پانچ مقام اس کے تصرف میں ہوتے ہیں یہی ساری نعمت ہے۔ مقام ازل' نعمت ازل' گنج ازل' نعمت ابد' تصرف ابد اور گنج ابد اسی طرح دنیا کی نعمت اور روئے زمین کا تمام تصرف دنیا کو ہاتھ میں لانا گنج دنیا' تصرف دنیا' گنج آخرت' تصرف آخرت اور نعمت آخرت قرب وحدانیت اور فنا فی اللہ اور بقا باللہ کے یہی پانچ مراتب نعمت اور تصرف گنج اعلیٰ ہیں یہی بات یہ ہے کہ جمعیت یہاں پر ختم ہو جاتی ہے جو مرشد پہلے دن اسم اللہ ذات کے حاضرات اور اسم محمد سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کلمہ طیبہ:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

کے حاضرات سے طالب اللہ کو جمعیت کے ہر ایک مقام تک

پہنچاتا ہے تو تحقیق کے طریق سے وہ کامل مرشد ہے ناقص اور خام مرشد بے دین وعدہ خلاف اور لاف زن ہوتا ہے اللہ بس باقی ہوس۔

کیا تمہیں معلوم ہے کہ رحمانی' شیطانی اور انسانی کام کی تاثیر اور تاخیر میں کیا فرق ہے مجھے ان لوگوں پر تعجب آتا ہے کہ جن کے خاص و عام کی زبان پر اللہ کا نام جاری ہے یا حافظ قرآن ہیں تلاوت قرآن کرتے ہیں ورد وظائف میں مشغول رہتے ہیں اور یا مسائل علم فقر بیان کرتے ہیں مگر زبان سے جھوٹ بولتے ہیں اور ان کے دل منافقت اور ان کے وجود سے حرص حسد اور غرور کیوں نہیں جاتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا نام اخلاص سے نہیں لیتے وہ اللہ تعالیٰ کی خاطر کلام اللہ نہیں پڑھتے یونہی باد تند و تیز کی طرح رسمی و رواجی ھواللہ ان کی زبان پر جاری رہتا ہے جو شخص اسم اللہ ذات اور کلام اللہ کی کنہ کو پہنچتا ہے اور اسم اللہ ذات اور علم کلام اللہ سے آشنا ہو جاتا ہے اس کا نفس فنا ہے اس کا قلب فنا ہو جاتا ہے اور اسے ہمیشہ کے لئے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس کی حضوری ملتی ہے اس کی روح کو بقا حاصل ہوتی ہے وہ دونوں جہان کا تماشا پشت ناخن پر دیکھتا ہے جو شخص اللہ تعالیٰ کے نام سے آشنا ہو جاتا ہے اور اسے پورے اخلاص کے ساتھ پڑھتا ہے وہ ہر دو جہان کے میدان سے معرفت صدق کی بازی لے جاتا ہے اللہ تعالیٰ کا اسم مبارک عظیم اور مبارک ہے کیونکہ اسم اللہ ذات میں مشاہدہ نور حضور کی ابتدا بھی ہے اور انتہا بھی اور اس سے معرفت تمام حاصل ہوتی ہے لیکن مطالعہ کتاب میں ورق بورق اللہ تعالیٰ کا نام استغراق اور اخلاص کے ساتھ پڑھنا مستغرق عارفوں کے لئے بمنزلہ شہپروں کے ہے۔

نظم

ہر در درویش رو ہر صبح و شام
تاترا حاصل شود مطلب تمام

"اگر تو صبح شام درویش کے در پر حاضری دیتا رہے تو تجھے ہر مطلب حاصل ہوتا رہے گا۔"

گر ترا بر سرزند سر پیش نہ
آنچہ داری در ملک خود بادرویش دہ

"اگر تیرا پیر تجھے چہرے اور سر پر بھی مارے تو اپنا سر اور چہرہ اپنے پیر کے آگے جھکا اور جو کچھ تیرے پاس ہے وہ درویش کو دے دے۔"

دادہ درویش یابی جاودان
از نظر درویش شد شاہ جہان

"تو جو کچھ اُس کے حوالے کرے گا اُسے جاوداں پائے گا اور اگر اس نے تجھ پر نظر التفلت کر دی تو شاہ جہان ہو جائے گا۔"

ہر کہ مقبول است درویش از نظر
شد مراتب او ز عرش بالا تر

جو درویش کا منظور نظر ہے اس کے مراتب عرش سے بھی اوپر تک ہوتے ہیں۔

جمعیت کے جوہر کی دو علامات ہیں بظاہر شریعت میں ہوشیار ہونا اور باطن میں مراقبہ میں مستغرق اور تجلی انوار کی ربوبیت کے مشاہدہ سے مشرف ہونا زمین و آسمان کی کل مخلوق کو قیامت تک پہنچنے میں پچاس ہزار سال کا عرصہ درکار ہے ان پچاس ہزار سال کو دنیا کی رات کہتے ہیں اور

پھر قیامت کے میدان میں پچاس ہزار سال کا عرصہ گزرے گا جسے قیامت کا دن کہتے ہیں پس ظاہر و باطن مل کر ایک لاکھ سال ہوئے دنیا کی رات میں لباس ہے اور قیامت کے دن میں معیشت ہے اور لباس کا تعلق عبودیت بندگی سے ہے معیشت کسب کو کہتے ہیں اور کسب کا تعلق ذکر فکر معرفت ربی اور شغل الٰہی اور ربوبیت سے ہے علماء لوگ صاحب عبودیت ہیں اور فقراء لوگ صاحب ربوبیت ہیں۔

ارشاد خداوندی ہے۔

وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ۙ وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا

(النباء:۱۱-۱۰)

"ہم نے رات کو لباس بنایا اور دن کو معاش۔"

پس جو رات والے ہیں ان کی نگاہ دنیا پر رہتی ہے کیونکہ ظاہری اعمال دنیا میں ہیں اور اہل روز کی نگاہ روز قیامت پر رہتی ہے وہ سوائے حق کے اور کچھ نہیں پڑھتے اور نہ کسی اور چیز کا نام لیتے ہیں۔

علماء اور فقراء کے درمیان کیا فرق ہے ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ علماء غصہ اور غضب کے وقت علم کی جلالیت کے سبب تکبر غرور اور گھمنڈ کرتے ہیں لیکن فقیر غصہ کے وقت جلالیت اور معرفت الٰہی کے سبب غرور ترک کر دیتے ہیں جہاں علماء عامل کی انتہا ہوتی ہے وہاں درویش کامل کی ابتداء ہوتی ہے۔

جان لے کہ علم و عمل دونوں میں ع آتا ہے پس دو عین ایک جگہ جمع ہوں مشکل ہے جو کوئی عالم عامل ہے وہ شخص کامل عارف اور فقیر ہو جاتا ہے جو شخص علم کو اپنی قید میں لے آتا ہے اس کے وجود میں چار علم پیدا ہو جاتے ہیں۔

اور غیب الغیب اس بات کا نام ہے کہ عالم پہلے علم کے حجاب سے باہر نکلے عالم کی سیرت سیرت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو جائے اور علم کے سبب دل سے الہام پیدا ہو قرب سے قدرت سبحانی میسر ہو۔

دوسرے اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تصور علم سے سچی آگاہی ہوتی ہے۔

تیسرے تمام اصحاب عبادت اور صواب کی راہ بذریعہ الہام دکھاتے ہیں۔

چوتھے کراماً کاتبین اور تمام فرشتے نیک یا بد کام کے متعلق الہام کے ذریعے ماضی حال اور مستقبل کی مفصل حقیقت باواز بلند بتاتے ہیں۔

حدیث

حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَیِّاٰتُ الْمُقَرَّبِیْنَ

"ابرار لوگوں کی نیکیاں مقربین کے نزدیک گناہ کے زمرے میں آتی ہیں۔"

صاحب فقہ ونص و حدیث یا تفسیر عالم فاضل کے مراتب اور ہیں اور صاحب ورد وظائف اور صاحب ذکر کے مراتب اور ہیں تفکر اور تاثیر فکر کا نام ہے اور حق تعالیٰ کی رہنمائی کے متعلق تفکر کرنے سے دل میں حیا پیدا ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے وعدہ وعید کا تفکر کرنے سے توحید الٰہی کا نور دل میں پیدا ہوتا ہے اور دنیا کے متعلق تفکر کرنے سے دل پر سیاہی جمع ہو جاتی ہے اور دنیا میں شیطانی منصوبہ بندی بڑھ جاتی ہے اہل دنیا سے بڑھ کر کوئی شخص بدتر نہیں مجھے ان لوگوں پر بڑا تعجب آتا ہے جو اس بدتر کو اسم اللہ دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور فقر محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

بہتر سمجھتے ہیں مومن مسلمان تو وہ لوگ ہیں جو اپنے آپ کو فرض عظیم ادا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کو قدرت غالب کے ساتھ ہر وقت حاضر و ناظر سمجھتے ہیں یہ فرض ان کے نزدیک تمام فرائض سے بڑھ کر ہے اور فرض عین ہے اور بہت بڑا طریق ہمیشہ اثر کرتا ہے نفع دیتا ہے اور جمعیت بخشتا ہے تمام خلق اللہ رجوع کرتی ہے اور تکلیف اٹھائے بغیر قبضے میں آ جاتی ہے اور مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری حاصل ہوتی ہے اور ہر ایک مشکل اور دشواری حل ہو جاتی ہے اور تمام خزانے بغیر محنت و مشقت کے ہاتھ آتے ہیں۔

دعوت تیغ برہنہ

اس مطلب کے لیے چاہئے کہ وہ پہلے وضو کرے اس کے بعد غسل کرے پھر ایک مرتبہ درود شریف اور ایک مرتبہ سورہ فاتحہ اور ایک مرتبہ آیت الکرسی تین مرتبہ سورہ اخلاص پڑھ کر بدن پر دم کرے۔

جس مطلب کے لئے زکوۃ پڑھتا ہے یہ اس کا شروع ہے دعوت پڑھنے والے عامل کو چاہیے کہ اکیلا جنگل میں یا دشت صحرا میں ہر اس جگہ پر جائے جہاں ریت یا پاک مٹی ہو وہاں جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ مبارک کی عمارت کی بنیاد کی نیت سے یقین اور اعتقاد سے پہلے روضہ مبارک کے نمونہ کی اردگرد چار دیواری بنائے اور پھر اس چار دیواری کے اندر روضہ مبارک اور قبر مبارک بنائے اور قبر مبارک کے اوپر اپنی انگلی سے نہایت خوش خط محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام لکھے شروع کرنے کے وقت پہلے یہ آیات پڑھے بعدازاں روضہ کے گرد یہ لکھے۔

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

(سورۃ الاحزاب: 56)

"بے شک اللہ اور اس کے فرشتے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود اور سلام بھیجا کرو۔

پھر تین مرتبہ یہ پڑھے۔

اُحْضُرُوْا لِلْمُسَخَّرَاتِ بِحَقِّ مَلِكِ الْاَرْوَاحِ الْمُقَدَّسِ وَالْحَيِّ الْحَقِّ

اور تین بار کہے۔

از برائے عند اللہ محمد بن عبداللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) حاضر شو! بے شک روح مبارک تشریف فرما ہو جائے گی اس کے بعد سورہ ملک یا سورہ مزمل یا سورہ یٰسین یا سورہ اِنَّا فَتَحْنَا پڑھے اور دل پر کلمہ طیبہ:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

کی ضرب لگائے بعدازاں درود شریف اور:

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

پڑھ کر آنکھیں بند کر کے مراقبہ کرے اس وقت خواب اور بیداری ایک ہو جائے گی اس کے بعد جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واضح طور پر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے لشکر عظیم کے ساتھ پڑھنے والے کا ہاتھ پکڑ کر کھڑا کرتے ہیں اور تمام اہم امور کو سرانجام فرماتے ہیں۔

اس دعوت کو ننگی تلوار کہتے ہیں اور روضہ قبر مبارک کی دعوت کا نقش یہ ہے۔

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ واہل بیتہٖ واتباعہٖ۔

جہد کن کہ کار سرانجام شود غم

مرشد کامل ازیں نقش روضہ مبارک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تحقیق

مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

از برائے عِنْدَ اللّٰهِ

مُنَوَّرُ نُوْرُ مُحَمَّدٍ رُوْحُ مُحَمَّدٍ قُبُوْرُ مُحَمَّدٍ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

جب کوئی کامل صاحب دعوت کسی ولی اللہ کی قبر پر جائے تو پہلے وضو کرے اور دوگانہ نماز ادا کرے اور پھر قبر کے نزدیک بیٹھ کر قرآن شریف میں سے سورہ مزمل یا سورہ ملک اور یا سورہ یٰسین یا قرآن شریف میں سے جو کچھ جانتا ہو پڑھ کر دل سے روحانی کی طرف متوجہ ہو اور اگر پڑھنے والا اہل دعوت غالب ہے تو پڑھتے وقت روحانی ہاتھ باندھ کر اس کے سامنے باادب کھڑا ہو کر قرآن شریف سنے گا اور اگر پڑھنے والا ناقص ہے تو روحانی ایک ہاتھ اور ایک بالشت کے قریب پرے بیٹھ کر باادب

قرآن شریف سنتا ہے اس وقت پڑھنے والا صاحب دعوت بالترتیب روحانی کو اپنی قید میں لاتا ہے صاحب باطن عارب باللہ ناظر کے لیے ایک روحانی اولیاء اللہ ایسی قوت اور توفیق رکھتا ہے کہ اگر تمام دنیا کے انسان جن اور فرشتے اور جو کچھ بھی روئے زمین پر ہے ایک جگہ اکٹھے ہو جائیں تو تمام عالم کے زندوں پر اولیاء اللہ کی روحانیت غالب آتی ہے اگر صاحب دعوت عیاں طور پر بالترتیب دعوت پڑھے تو انبیاء علیہ السلام صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین اولیاء اللہ' غوث قطب شہید' ابدال' اوتاد فقیر' درویش' عارف و واصل ولی مومن مسلمان سب کی روحیں حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر جناب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک بلکہ روز قیامت تک دنیا کی تمام روحیں پڑھنے والے صاحب دعوت کے گردا گرد صفیں باندھ کر کھڑی ہو جاتی ہیں اور اس سے مصافحہ کرتی ہیں ملاقات کرتی ہیں اور مجلس کرتی ہیں تمام زندگی اور پھر مرنے پر بھی اس کے ساتھ رہتی ہیں صاحب عیاں کے لئے اس قسم کی دعوت پڑھنا کافی ہے کیونکہ عین العیان کے لئے دعوت کا پڑھنا اور قرآن شریف کی برکت سے تمام ارواح کو قید میں لانا یقینی امر ہے قرآن پاک کی حضوریت ہر ایک اہل دعوت کامل کے بس کی بات نہیں وہ دعوت کے پڑھنے سے کوئی آگاہی نہیں رکھتا وہ اس قسم کی راہ ہی نہیں جانتا جو اہل دعوت اہل حضور فقیر اہل قبور کی روحوں کو کسی نفسانی خواہش کے سبب تکلیف دے ایسا شخص دونوں جہاں میں ذلیل وخوار ہوتا ہے۔

شرح دعوت

منتہی کامل شہسوار ننگی تلوار ہاتھ میں لے کر اور غازی بن کر

ذوالفقار کی طرح پروردگار کے حکم سے کافروں کو قتل کرتا ہے۔

جان لے کہ دعوت کا پڑھنا پانچ قسم کا ہوتا ہے۔

اول۔ وسیلہ ازل کی دعوت جو مقام ازل تک پہنچاتی ہے۔

دوم۔ وسیلہ ابد کی دعوت جو مقام ابد تک پہنچاتی ہے۔

سوم۔ وسیلہ دنیا ہے جو مشرق سے مغرب تک تمام روئے زمین کی حکومت وشرف تک پہنچاتی ہے۔

چہارم۔ وسیلہ عقبیٰ کی دعوت جس سے آخرت حاصل ہوتی ہے۔

پنجم۔ معرفت مولیٰ کے وسیلہ کی دعوت جس سے نفس فانی ہو کر مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں مقام معرفت الٰہی اور نور نا متناہی کا مشاہدہ حاصل ہوتا ہے۔

جان لے کہ دعوت پڑھنے کے لائق وہ شخص ہے جو عامل کامل مکمل عارف باللہ اور صاحب قرب و وصال ہو اور صاحب جمعیت لازوال ہو کیا تو جانتا ہے کہ دعوت کا پڑھنا اور رجعت سے سلامت رہنا غالب اولیاء اللہ اور اہل حضور کا کام ہے نہ کہ مغرور اور حریص کا جو خدا سے دور رہتا ہے جو شخص بالترتیب وضو کر کے ایک رات میں دو رکعت کے اندر قرآن شریف ختم کرے اگر اس طریق سے تین رات دن متواتر پڑھے تو روز قیامت تک اس کا عمل نہ رکے گا اس قسم کا شخص غالب الاولیاء اور دونوں جہان پر حکمران ہوتا ہے لیکن دعوت کسی عامل کامل کی اجازت کے بغیر رواں نہیں ہوتی جو شخص دو رکعت نہیں پڑھتا اور قرآن بھی اسے حفظ نہیں ہوتا تو وہ صرف سورہ مزمل پڑھے تو ایک ہفتہ میں کامل مکمل ہو جاتا ہے ابتدائی اور انتہائی دعوت کی ترتیب یہی ہے کیونکہ قرآن مجید کلام اللہ کی دعوت دونوں جہان کا پیشوا اور راہنما اور دونوں جہان کا معتبر وسیلہ ہے اللہ

تعالیٰ کے تمام ظاہری و باطنی خزانے خشکی و تری جنگل اور سمندر کل مخلوقات کی حقیقت اور چھ طرفین جہان کی صفات اور توحید ذات بھی قرآن حکیم میں ہیں۔

ارشاد خداوندی ہے۔

وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ

(سورۃ الانعام: ۵۹)

''تری اور خشکی کی کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو قرآن میں موجود نہ ہو۔''

لیکن اگر کسی کو کوئی مشکل درپیش آئے تو اُسے چاہیے کہ چار روز تک ہر رات ایک مرتبہ سورہ یسین اولیاء اللہ کی قبور پر پڑھے اسی وقت مقصد حاصل ہو جائے گا لیکن ہر ایک آیت قرآنی کی تحقیقات کرنی چاہیے کیونکہ ہر ایک دینی اور دنیوی کام کے لیے کتنی خاصیت اور ترتیب جدا جدا ہوتی ہے مثلاً آیات امر معروف اور نہی منکر انبیاء کے قصے وعدہ وعید اور ناسخ ومنسوخ پر مشتمل ہیں۔

اور بعض دعوت پڑھنے میں عامل اور کامل ہوتے ہیں اور بعض اجازت کے حکم میں کامل ہوتے ہیں لیکن دعوت پڑھنے میں ناقص ہوتے ہیں بہتر یہ ہے کہ صاحب دعوت خود بھی عامل کامل ہو اور حاکم و اجازت میں بھی عامل کامل ہو۔ دینی و دنیوی مشکلات کے حل کے لیے دعوت پڑھنا اُن صاحب کمال کاملین کا کام ہے جو رجعت و زوال سے پاک ہوتے ہیں جب یہ دعوت شروع کرتے ہیں۔ جناب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری سے حکم ہوتا ہے تحقیقی طریق سے اس قسم کی دعوت کا مقصد یہ ہے کہ یہ پیش نظر کام یا تو اسم اللہ ذات کے حضور سے یا

پھر روحانی اہل قبور اولیاء اللہ کی قبر سے حاصل ہوتا ہے جو شخص کہ اسم اللہ ذات حضور اور قبر اولیاء اللہ کی دعوت کے متعلق خبر نہیں رکھتا وہ دعوت پڑھنے کے لائق نہیں کیونکہ علم تکسیر علم دعوت علم اکسیر پر غلبہ رکھتا ہے۔

جان لے کہ علم تکسیر دعوت ہے دعوت کے چار حروف ہیں ان میں بزرگی عزت اور شرف ہے طاعت اور شرائط کے لحاظ سے دعوت کے چار حروف یہ ہیں

د۔ع۔و۔ت

حرف د دل کو ذکر دوام سے پاک کرتا ہے اور ذکر دوام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری سے حاصل ہوتا ہے۔

اور حرف ع سے علم غیبی لا ریبی مفصل حاصل ہوتا ہے اور الہام روحانی و رحمانی اور عالم غیب میں سے ہر ایک موکل معلوم ہوتا ہے۔

اور حرف و سے ورد وظائف اور کلام اللہ کو باترتیب باادب' باعزت اور بااعتقاد پڑھتا ہے۔

اور حرف ت سے مراد یہ ہے کہ وہ دنیا کو ترک کر دے اس کے بعد اسے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی زیارت نصیب ہوگی۔

اس قسم کی دعوت مبتدی کا کام ہے ہاں یقین ہے کہ مال و زر اللہ کی راہ میں لٹانا برتر سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے طالب مولیٰ کو چاہیے کہ وہ اپنے گھر کے مال و زر کو اللہ کی راہ میں خرچ کرے تاکہ سنت بزرگ ادا ہو جائے اس کا دل صاف ہو جاتا ہے اس کا نفس بالکل مر جاتا ہے نفس کے مردہ ہونے اور قتل ہونے سے یہ مراد ہے کہ وہ شرک کفر تکبر اور بری عادات کو ترک کر دے گو کہ مردہ نفس کا تزکیہ نیک اعمال سے ہو

جاتا ہے پھر لذات دنیا اور اہل دنیا کی مجلس سے تائب ہو جاتا ہے اور انسان کا دل صاف ہو جاتا ہے اس کی روح پاکیزہ ہو جاتی ہے اور وہ عبادت اور معرفت الٰہی میں مشغول ہو جاتا ہے اس کے بعد اس کا نفس مرتبہ مطمئنہ پالیتا ہے۔

حدیث

اَلدُّنْیَا قَوْسٌ وَّحَوَادِثُھَا سِھَامٌ وَّالْاِنْسَانُ فِیْھَا اِمَاجٌ

"دنیا کمان ہے اور حادثات دنیا تیر ہیں اور انسان نشانہ ہے۔"

حدیث قدسی

کُنْ فِی الدُّنْیَا کَاَنَّکَ غَرِیْبٌ اَوْعَابِرُ السَّبِیْلِ وَعِدَّ نَفْسَکَ مِنْ اَصْحَابِ الْقُبُوْرِ

(بخاری شریف)

"تم دنیا میں اس طرح رہو گویا کہ تم ایک غریب الدیار مسافر ہو اور خود کو اہل قبور میں شمار کرو۔"

ہم نے مجموعہ علم ظاہر و باطن اور مجموعہ علم فقر اور باطن معرفت الٰہی سب کو ایک نکتہ میں بیان کر دیا ہے اور ایک نکتہ صرف ایک حرف یعنی نیک نیت کے نون میں ہے اور طمع حرص اور حسد کا چھوڑنا ہے جو کوئی ان تینوں کو ترک کر دیتا ہے تو کامل علم اور مشکل معرفت الٰہی کو حاصل کر لیتا ہے۔

جو تجلی حاضرات اسم اللہ ذات سے ظاہر ہوتی ہے وہ مطلق توحید

وحدانیت خدا کی تجلی ہوتی ہے اور اُسے نور معرفت الٰہی کہا جاتا ہے۔ جو تجلی اسماء سے ظاہر ہوتی ہے اُسے تجلی ذات کہا جاتا ہے اور وہی تجلی صفات کہ وہ ذات و صفات کی ملی جلی تجلی ہوتی ہے جو تجلی آیات قرآن واحادیث سے ظاہر ہوتی ہے اُسے نفس جہاد اکبر کہا جاتا ہے اور جو تجلی ہستی حروف تہجی سے ظاہر ہوتی ہے اُسے قلب المکشوف کہا جاتا ہے، مراتب تجلی تصور و تفکر و یقین سے کھلتی ہے اور عین یقین دکھائی دیتی ہے بند آنکھوں سے دیکھنا اور بات ہے۔

مصنف یعنی فقیر باھو رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ صاحب قلب کو سات فتوحات سے ستر ہزار فیوض کا نور ظاہر ہوتا ہے یہ بات وہی شخص جانتا ہے جو اس فیض اور روشنی سے فیضیاب ہو اس مقام پر جس قدر صاحب یقین طالب مرید ہو گا وہ قرار سے ہرگز نہیں بھاگے گا اور اس کا درجہ سلب نہیں ہو گا کیونکہ ذاتی تجلی اور ہے اور تجلی اسماء اور ہے اور تجلی حروف اور ہے تجلی ربانی اور ہے تجلی چار قسم کی ہے جسے محض عطائے ذات کا فیض کہتے ہیں۔

ساری عمر کی ریاضت سے تجلی کو دیکھنا اور فنا فی اللہ میں مستغرق ہونا بہتر ہے مستغرق ہوئے بغیر مراتب کے لئے تمام مطالب کو پانا خام ناتمام ہے اور وہ کونسا مطلب ہے کہ اپنے آپ سے گزر جائے اور حق رسیدہ ہو جائے کہ وہی سرانجام ہے یعنی نور الٰہی کی جمعیت کا جامہ نوش کرنا اللہ بس باقی ہوس۔

جو مرشد طالب اللہ کو حاضرات اسم اللہ ذات سے تمام مقام و معرفت الٰہی کا سبق نہیں دیتا اور جملہ مقامات معرفت الٰہی منکشف کر کے دکھا نہیں دیتا وہ ناقص لاف زن مرشد ہے۔

نظم

در تجلی ذات سوزم سر بسر بیز إلہ
این تجلی ذات رہبر باخدا

"میں ہر دم تجلی ذات میں جلتا رہتا ہوں جو سراسرار راز الٰہی ہے یہ تجلی ذات اللہ کے ساتھ واصل ہونے کے لئے راہنمائی کرتی ہے۔"

از ازل تا ابد باشم غرق نور
از ازل تا ابد باشم در حضور

"میں ازل سے ابد تک نور میں غرق تھا اِس لیے ازل سے ابد تک حضوری میں رہوں گا۔"

از ازل تا ابد از خود بخد جُدا
از ازل تا ابد بودم با خُدا

"ازل سے ابد تک میں اپنے آپ سے جدا رہا ہوں ازل سے ابد تک مقرب خدا ہوں۔"

باھوؒ ہر دم بمولی شد وصالش
کہ دنیا اہل دنیا شد و بالش

"باھو رحمتہ اللہ علیہ کو ہر دم مولی کا وصال حاصل ہے دنیا دار کے لئے دنیا وبال جان ہے۔"

خاک را با نظر کر دم سیم و زر
این مراتب چیست یعنی گاؤ خر

"میں نے مٹی کو نظر سے سونا اور چاندی بنا دیا مگر ان مراتب کی کیا وقعت ہے یہ تو گائے اور گدھے بھی کر سکتے

ہیں۔"

اربع عناصر شد اندر حکم من
مردگان راجان دھم بایک سخن

"اربع عناصر بھی میرے حکم کے تحت ہیں ایک بات میں مردوں کو زندہ کر دیتا ہوں۔"

این مراتب چیست یعنی عبث دار
زود بایدرفت زین ہیچ کار

"یہ مراتب کیا ہیں یعنی محض فضول ہیں اس ہیچ کام سے جلدی بھاگ جانا چاہیئے۔"

کر دہ ام تحقیق این ہمہ ہیچ ہیچ
کشف کراماتش ہمہ در ہیچ ہیچ

"میں نے اچھی طرح تحقیق کر لی ہے یہ سب کچھ ہیچ ہے کشف و کرامات سراسر ہیچ ہیں۔"

جز ہو نیست در دل جای من
ہر چہ بینی غیر مولی راہزن

"سوائے اللہ تعالی کے میرے دل میں کسی کی جگہ نہیں ہے اللہ تعالی کے سوا تو جو کچھ بھی دیکھے گا وہ تیرا رہزن ہے۔"

باھوؒ ذکر فکرش پاک کردہ تن مرا
درتنم غیرش نماندہ چون چرا

"اے باھو (رحمتہ اللہ علیہ) اس کے ذکر فکر نے میرے وجود کو پاک کر دیا ہے اب میرے بدن میں چون و چرا کچھ بھی نہیں رہا۔"

باھوؒ زشہ رگ نزدیک اللہ ہم جلیس
ہر کہ اسم اللہ نداند آن خبیث

''اے باھو (رحمتہ اللہ علیہ) اللہ تعالیٰ شہ رگ سے بھی زیادہ نزدیک اور ہمنشین ہے جو شخص اللہ تعالیٰ کا اسم نہیں جانتا وہ خبیث ہے۔''

بشنوی دوست طالب دردمند
کی تواند کرد نفس را بہ بند

''اے دردمند طالب دوست سن نفس کو کس طرح قابو میں لا سکتے ہیں۔''

نفس مرشد پیر نفس راہنما
نفس شیطان است فرعونی خدا

''نفس ہی مرشد ہے نفس ہی پیر ہے اور نفس ہی راہنما ہے نفس ہی شیطان ہے نفس ہی خدائی دعویٰ کرتا ہے۔''

گر کنم ہم شرح نفس را تمام
کی تواند یافت مردم خاص و عام

''اگر میں نفس کی پوری طرح شرح کروں تو خاص و عام لوگ اسے کس طرح معلوم کر سکیں۔''

باھوؒ گر ترا شد نفس باہم یار غار
تاہم بناید کرد بر نفس اعتبار

''اے باھو (رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ) اگر نفس تیرا یار غار بھی ہو گیا تو بھی نفس پر اعتبار نہیں کرنا چاہیے۔''

جان لے کہ شب و روز میں چوبیس گھنٹے ہوتے ہیں اور آدمی ان

چوبیس گھنٹوں میں چوبیس ہزار سانس لیتا ہے ہر سانس کی نگہبانی کر کہ ہر سانس میں چودہ تجلیات چودہ الہامات اور چودہ علوم پائے جاتے ہیں جن میں بعض رحمانی بعض شیطانی ہوتے ہیں بعض کا تعلق دنیاوی حادثات بعض جنونیت کی وجہ سے اور بعض موکل ملائکہ کی وجہ سے بعض کا تعلق قلبی و روحی سری وجود سے ہوتا ہے اگر توفیق الٰہی شامل حال رہے اور مرشد رفیق آگاہی بخشے تو ہر ایک مقام کی تحقیق ہو جاتی ہے اور بندہ سلامت رہتا ہے ورنہ تو اس کا سارا حال سلب ہو جاتا ہے اس مقام پر ہزار ہا ہزار طالب راہ گم کر بیٹھے اور رجعت خوردہ و خلاف شرع ہو کر مر گئے ہیں۔

حدیث

خُذْمَا صَفَا وَدَاعْ مَا كَدَرَ ط

''خالص کو لے لو اور ناخالص کو چھوڑ دو۔''

یعنی جو اچھا ہے اسے اٹھا لو اور جو برا ہے اسے چھوڑ دو۔

اے عزیز جان لے کہ جب اللہ تعالیٰ نے امر کُنْ فَیَکُوْنَ کو بیان کرنا چاہا تو فرمایا: جب میں ایک چھپا ہوا خزانہ تھا میں نے چاہا کہ میں پہچانا جاؤں اس لئے مخلوق تخلیق فرمائی۔

اس مقصد کے لیے بائیں طرف قہر جلالیت کی نگاہ کی اس سے شیطان کی آگ پیدا ہوئی دائیں طرف لطف و کرم جمعیت و رحمت شفقت اور التفات سے دیکھا تو نور محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوا جو آفتاب کی روشنی سے بھی زیادہ روشن تھا بعدازاں اللہ تعالیٰ نے کن ہو جا فرمایا تو تمام روحیں مخلوقات اور موجودات درجہ بدرجہ گروہ در گروہ جا بجا صفیں باندھ کر با ادب کھڑی ہو گئیں اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے حق کی طرف

متوجہ ہو گئیں بعد ازاں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ

"کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں۔"

سب کی سب روحوں نے کہا ہاں بعض روحیں یہ کہہ کر فوراً پشیمان ہو گئیں مثلاً کافروں مشرکوں منافقوں اور جھوٹوں کی روحیں بعض کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں کی آواز سے نہایت مسرور اور خوش ہوئیں بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے روحو مانگو کیا مانگتی ہو تا کہ میں عنایت کروں تمام روحوں نے کہا کہ اے میرے آقا ہم تجھ سے تجھی کو مانگتے ہیں بعدازاں اللہ تعالیٰ نے بائیں طرف والی روحوں کے سامنے دنیا زینت دنیا زیب دنیا آرائش دنیا اور تماشہ دنیا پیش کیے پہلے شیطان درمیان سے نفس امارہ کی توفیق سے دنیا میں داخل ہوا جب دنیا میں پہنچا تو شیطان نے بلند آواز سے چوبیس مرتبہ نعرے دیے تو یہ بلند خوش آواز سن کر نو حصے روحیں شیطان کی راہ پر لگ گئیں اور بعض روحیں شیطان کی مرید ہو گئیں۔

شیطان کی چوبیس بانگیں یہ ہیں۔

۱۔ سرود کی خوش آواز کی بانگ۔

۲۔ حسن پرستی کی بانگ۔

۳۔ مستی اور حرص پرستی کی بانگ۔

۴۔ شراب کی بانگ۔

۵۔ بدعت کی بانگ۔

۶۔ ترک الصلوٰۃ کی بانگ۔

۷۔ سرود سے متعلقہ سامان اور گانے بجانے کے اسباب مثلاً طنبور، رباب، قانون، سرنائی، دف، ڈھول اور اس کے متعلقہ ناشائستہ

سامان کی بانگ۔

۸۔ تارک الجماعت کی بانگ

۹۔ بانگ غفلت۔

۱۰۔ بانگ خود پسندی۔

۱۱۔ بانگ ریا۔

۱۲۔ بانگ حرص۔

۱۳۔ بانگ حسد۔

۱۴۔ بانگ تکبر۔

۱۵۔ بانگ نفاق۔

۱۶۔ بانگ غیبت۔

۱۷۔ بانگ شرک۔

۱۸۔ بانگ کفر۔

۱۹۔ بانگ جہالت۔

۲۰۔ بانگ کذب (جھوٹ)۔

۲۱۔ بانگ بدظنی۔

۲۲۔ بانگ افعال بد۔

۲۳۔ بانگ شیطانی غصہ۔

۲۴۔ بانگ طمع۔

جس شخص میں (یہ مذکورہ بالا) صفات پائی جائیں اس کی روح انہی لوگوں میں شامل ہے جو شیطانی بانگ سننے پر مائل ہوئے تھے۔

ارشاد خداوندی ہے۔

اَلشَّیْطٰنُ یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ وَیَاْمُرُکُمْ بِالْفَحْشَآءِ

(البقرہ:۲۶۸)

''شیطان تمہیں مفلسی کا خوف دلا کر برائی پر اکساتا ہے۔''

جن لوگوں نے شیطان کی متابعت و پیروی کی اور دنیا کے مراتب حاصل کیے اور دنیا کے پسندیدہ لوگ کہلائے اور دنیا میں مستغرق ہوئے وہ تمام نو حصے تھے۔ باقی دسواں حصہ جو اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا تھا' انہیں حق سبحانہ تعالیٰ نے اپنے لطف و کرم سے فرمایا کہ اے ارواح! مجھ سے مانگو کیا مانگتے ہو تا کہ میں تمہیں عطا کروں ان ارواح میں سے نو حصوں نے کہا: اے پروردگار! ہم تجھ سے تجھی کو مانگتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی دائیں طرف بہشت اور حور و قصور اور بہشتی نعمتیں نہایت عمدگی سے سجا کر ان ارواح کے سامنے پیش کیں ان میں سے نو حصہ روحیں بہشت کی طرف چلی گئیں۔ سب سے اول متقی لوگوں کی روحیں بہشت میں داخل ہوئیں۔ انہوں نے پرہیزگاری کی خوش الحان بانگ دی۔ اس اذانِ تقویٰ کو سن کر تمام متقی بہشت میں گئے اور شریعت محمدی ﷺ پر پوری طرح عمل پیرا ہوگئے۔ مثلاً عالم' فاضل' عاقل' متقی و پرہیزگار۔ سب بہشت کی طرف گئے اور باقی ماندہ ایک حصہ ارواح جو روبرو کھڑا ہو گیا وہ لوگ تھے جن کے کانوں پر نہ عقبیٰ کی آواز پہنچی اور نہ ہی دنیا کی آواز یعنی جنہوں نے نہ دنیا کا خیال کیا اور نہ ہی آخرت کا۔ وہ فنا فی اللہ بقاباللہ کے نور ہیں۔ یہ مجلس محمدی ﷺ کی حضوری والے اہل حضور عارف باللہ فقراء کی ارواح تھیں جن کے حق میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔

اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَالْفَقْرُ مِنِّی ○ اَلدُّنْیَا حَرَامٌ عَلٰی اَهْلِ الْعُقْبٰی وَالْعُقْبٰی حَرَامٌ عَلٰی اَهْلِ الدُّنْیَا وَالدُّنْیَا وَالْعُقْبٰی حَرَامٌ عَلٰی طَالِبِ الْمَوْلٰی ○

مَنْ لَّهُ الْمَوْلٰی فَلَهُ الْکُلُّ

''فقر میرا فخر ہے کہ فقر میرے اندر کا نور ہے۔ دنیا اہل عقبیٰ پر حرام ہے عقبیٰ اہل دنیا پر حرام ہے اور دنیا و عقبیٰ طالب مولیٰ پر حرام ہیں جسے مولیٰ مل گیا وہ مالک کل ہو گیا۔''

وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی رَسُوْلِهٖ خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ وَاَوْلِیَآءِ اَجْمَعِیْنَ

تَمَّتْ بِالْخَیْرِ